Presented by: https://jafrilibrary.com

رِسَالَۃ الحُقُوق

امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام

میں

" انسانی حقوق " کا آفاقی منشور

(اردو اور انگلش میں)

RISALAT UL-HUQOOQ

Treatise On Rights by Imam Ali bin Husain (a.s.)

by T.A.Rizvi Calcuttavi

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"رِسَالَۃُ الْحُقُوْق"

میں

"انسانی حقوق" کا آفاقی منشور

(اردو اور انگلش میں)

مولانا سید تقی عباس رضوی کلکتوی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

रिसालातुल हुक़ूक़

में इंसानी हुक़ूक़ का अफ़ाक़ी मंशूर

इस रिसाले में आप पढ़ सकेंगे इंसान पर सानों के बाहामी हुक़ूक़...उर्दू और इंग्लिश ज़बान में

मौलाना तक़ी अब्बास रिज़वी

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ:

قال الامام علی علیہ السلام جَعَلَ اللّٰهُ سُبْحانَہُ حُقُوقَ عِبادِہِ مقدِّمۃً لحقوقہِ،فَمن قَامَ بِحقوقِ عِبَادِاللّٰہِ کانَ ذٰالِکَ مُودّیاًاِلٰی الْقیٰامِ بحُقُوقِ اللّٰہ ۔

خداوندعالم نے اپنے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق پر مقدم کیا ہے پس جو بھی بندوں کے حقوق کی رعایت کرے گا اس کا یہ عمل اللہ کے حقوق کی ادائیگی پر ختم ہو گا۔[1]

مذکورہ بالا حدیث کے مضمون کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث "عوام الناس" کے ادائیگی حقوق سے متعلق ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے بیان کی گئی ہے لہذا یہ کہنا حق بجانب ہے کہ دین اسلام؛ دینا کا وہ واحد مذہب ہے جس کے آفاقی تعلیمات میں عوام الناس کے بنیادی فردی ،اجتماعی،مذہبی اور شہری حقوق کی ادائیگی کا عنصر سب سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کے مقابل جب ہم

---

[1]۔امام علی علیہ السلام،غرر الحکم صفحہ ۴۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دنیاکے دیگر ادیان کا بالخصوص عصر حاضر کے عالمی انسانی حقوق کے اداروں کے تصورات اوران کے بنائے گئے چارٹر پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں بہت سے ایسے موارد ملتے ہیں جو خالص فطرت بشر سے ہم آہنگ نہیں ہیں لہذا ہر دور میں اس تبدیلی آئی۔

کبھی حمارابی کے بنائے ہوئے قوانین آئے تو کبھی Magna Carta, ۱۲۱۵ انگلستان کی تاریخ حریت انسانی کا عظیم چارٹر، کبھی جان لاگ (John Locke ۱۶۳۲-۱۷۰۴) کا پیش کردہ نظریہ فطری قانون (Natural law) اور اس کے نتیجہ میں منظر عام پر آنے فرانس کا انقلاب اور امریکی آزادی اور پھر ایک دستاویز The Declaration of the Rights of Man and of the citizens, ۱۷۸۹ یا پھر ایشائی انسانی حقوق کے اسلامی معاہدہ Cairo Declaration of Human Rights ۱۹۹۰ وغیرہ جتنے بھی ڈیکلریشن، کنونشن، چارٹر اور دستاویز وغیرہ جو بھی منظر عام پر آیا وقت کے بدلتے کروٹوں کے ساتھ یہ بھی ثابت قدم نہ رہے پائے بلکہ ان میں بھی باربار تبدیلی آئی!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لیکن اسلام کے انسانی حقوق کا ایک نظام، چارٹر اور عالمی منشور ایسا مستحکم اور مسلم ہے جو صدیوں سے اپنی جگہ پر قائم و دائم چلا آرہا ہے اور اس کی آفاقی تعلیمات میں کوئی تغیر و تبدل کی ضرورت پیش نہ آئی اس لئے کہ اس کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ اس کے قوانین خالق کائنات نے بنائے ہیں اور ہر قانون کو فطرت بشر سے ہم آہنگ بنایا ہے۔

ظاہر ہے جو قانون خالق و مالک کے حکم سے منظر عام پر آئے گا اس کی بقاء کی ضمانت اس کے دفعات کے اندر ہی ہوگی اور جب تک یہ کائنات باقی رہے گی اس دفعات میں تغیر و تبدل کی ضرورت نہ ہوگی۔

خداوند عالم نے اس کی بنیاد محبت و عطوفت پر رکھی ہے اور اس کی اساس رحمت اور ربوبیت کو قرار دیا ہے۔ اس کا تسلسل ناقابل اختتام ہے اور اس کے حلقے ناقابل انفصام۔ اسی میں انسانیت کی پیاس بجھانے کا سامان ہے اور اسی میں طالبانِ ہدایت کے لئے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بہترین وسیلہ رہنمائی ہے۔ اس کے بغیر ہدایت کا تصور مہمل ہے اور اس کے علاوہ ہر دین نا قابل قبول ہے۔[۲]

اس کے الہامی اور دائمی پیغام میں اجتماعی مسائل کا حصہ عبادی مسائل سے کہیں زیادہ ہے ، اگر دیکھا جائے تو عبادی مسائل اجتماعی مسائل کی بہ نسبت ایک فیصد یا اس سے کچھ زیادہ ہوں گے ، حدیث کی کتاب کا ایک دورہ کہ جو ۵۰ کتابوں پر مشتمل ہے۔ اس میں فقط تین یا چار کتابیں عبادت سے متعلق ہیں باقی تمام اجتماع اور سیاست سے مربوط ہیں۔ جو عالم انسانیت کے لئے قابل غور و فکر ہے۔

معمور اس کو کر کے معرّا سطور سے
ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں

کیرن آرمسٹرانگ (Karen Armstrong) ' ایک برطانوی کیتھولک راہبہ ہے جس نے اپنی کتاب اسلام ' ایک مختصر تاریخ

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۹۸، صفحہ ۴۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

صفحہ نمبر۱۲۳ پر رقمطراز ہے کہ: اسلام ایک مستحکم عقیدہ ہے ،اسلام تمام اعترافی مذاہب میں سب سے زیادہ عقلی اور ترقی یافتہ ہے۔اسلام میں نجات کا مطلب صرف گناہوں سے نجات نہیں بلکہ ایک ایسے منصفانہ معاشرے کی تخلیق بھی مقصود تھی جہاں کوئی فرد آسانی سے اپنی پوری ہستی کو وجودی اطاعت کے لئے وقف کردے جس سے اسے سکون وطمانیت حاصل ہو۔

اسلام اپنے ابتدائی دور سے اب تک اور تاقیامت تک اس صفحۂ ہستی پر ایک صالح معاشرے کی تخلیق کا علمبردار اور حقوق انسانی کا سچا داعی تھا اور رہے گا۔"اسلام پر جنگجوئی کا الزام لگانا اسلام کے بارے میں عدم آگہی کا ثبوت ہے۔

اسلام وہ مذہب ہے جس کے پہلو میں عیسائیت بھی زندہ رہی اور یہودیت کو بھی پناہ ملی۔ اسلام کا خدا، امن کا خدا ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں، مگر یہ ضرور جانتی ہوں کہ اسلام کا مطلب امن سلامتی اور بھائی چارے کے سوا کچھ نہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فرانسیسی مستشرق موسیوسیڈلیٹ (M.Sedillet) ”خلاصۂ تاریخ عرب“ میں لکھتا ہے:”جولوگ اسلام کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کے ضمیر کے تاریک ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ان صریح علامات کو نہیں دیکھتے جن کے اثر سے عربوں کی وہ تمام بری خصلتیں مٹ گئیں جو مدت دراز سے سارے ملک میں رائج تھیں۔ انتقام لینا، خاندانی عداوت کو جاری رکھنا، کینہ پروری اور جوروظلم، دخترکشی وغیرہ جیسی مذموم رسومات کو قرآن نے مٹادیا۔ ان میں سے اکثر چیزیں پہلے بھی یورپ میں تھیں اور اب بھی ہیں۔“[۳]

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ (T.W.Arnold) اپنی کتاب "The Preaching of Islam" میں اعتراف کرتا ہے۔

”اگر اسلام جلوہ گر نہ ہوتا تو دنیا شائد زمانۂ دراز تک انسانیت، تہذیب اور شائستگی سے روشناس نہ ہوتی۔ یہ امر واقع ہے کہ آج دنیا میں

[۳]۔ ایم سیڈلیٹ: خلاصۂ تاریخ عرب، اردو ترجمہ عبدالغفار، نفیس اکیڈمی کراچی، طبع ۱۹۸۶/، ص:۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مساوات، امدادِ باہمی، علمی جدوجہد اور نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی کی جو تحریکیں جاری ہیں وہ سب کی سب اسلام ہی سے مستعار لی گئی ہیں۔ اسلام نے جلوہ گر ہو کر حکومتی نظاموں کا ڈھانچہ بدل دیا۔ دنیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب برپا کر دیا۔

اسلام نے ایک ایسا مکمل نظامِ حیات پیش کیا جو مسلمانوں ہی کیلئے نہیں بلکہ ساری دنیا کیلئے ایک رحمت ثابت ہوا۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جن کے سامنے نہ صرف میری بلکہ ہر انصاف پسند انسان کی گردن جھک جانی چاہیے۔"[۴]

دشمنانِ اسلام، اسلام کے بارے میں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حالانکہ اسلام بلند اخلاق و کردار اور دل کو موہ لینے والے انسانی اقدار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ تاریخ میں کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ اسلام کو کسی پر زبردستی

Arnold, Sir Thomas: The Preaching of Islam, London ۱۹۶۱, p ۲۷۷.[٤]

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ٹھونسا گیا ہو۔ اس کے بالمقابل عیسائیت کے بزورِ بازو پھیلانے کے شواہد موجود ہیں۔

اسلام اپنے ابتدائی دور سے اب تک اور تا قیامِ قیامت اس صفحہ ہستی پر ایک صالح معاشرے کی تخلیق کا علمبردار اور حقوق انسانی کا سچا داعی تھا، ہے اور رہے گا۔

لیکن افسوس ! جن قوموں نے اپنے مختلف ادوار ۱۴۸۰ء سے ۱۹۴۰ء کے عرصہ میں ۲۶۵۹ جنگیں لڑیں جس میں بنی نوع انسان کا قتل عام کیا اور آزادی و حقوق انسانی کی دھجیاں اڑا دیں، جنگ عظیم کے دوران ہیرو شیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انسانیت کی تذلیل اور وہاں کے امن وچین کو ختم کر دیا۔

آج ! وہی اقوام و ملل خود کو انسانی حقوق کا موجد و علمبردار بتا کر اسلامی نظام ہائے حیات پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور اس کے خلاف طرح طرح کی بے بنیاد تہمت لگا کر اسلام کو بدنام کر رہے ہیں کہ یہ مذہب تشدد اور انتہاء پسندی کا مذہب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہاں انسانی کرامت اور اور اس کے حقوق کی کوئی قدر قیمت نہیں ہے!

اسلام دشمن عناصر اور ان کی پروپیگنڈا مشینری کی یہ ہرزہ سرائی اور زہر افشانی صرف اور صرف دنیا میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے لہذا عصر حاضر میں ان تہمت والزمات کا سدباب اسی وقت ہو سکتا ہے جب مسلمانان عالم، اسلام کا صحیح چہرہ دنیا والوں کے سامنے پیش کریں اور انہیں اسلام کے حقیقی معارف سے آشنا کریں تا کہ دنیا اسلام کی حقانیت کو سمجھ سکے اور متلاشیان حق کو رشدو ہدایت کا صحیح منزل مقصود مل سکے۔

انسانی حقوق کی دعویدار مغربی دنیا پر ایک سرسری نظر ڈالا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مغرب میں تمام حقوق کو آئینی تحفظ پچھلے ڈیڑھ دو سو سال کے عرصے کے دوران حاصل ہوا جب کہ اسلامی تاریخ میں سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفی ﷺ نے چودہ سو سال قبل ۳۶ شقوں پر مشتمل ایک

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نایاب آئین دنیا کے سامنے پیش کیا اور اسی آئین کے ذریعے سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے تمام قوموں اور قبائل، چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان (یہود ہوں یا عیسائی وغیرہ۔) ان تمام کو ایک قوم قرار دیا۔

آپ ﷺ نے عالم انسانیت کو جو ابدی اور غیر متبدل قوانین عطا کئے اس سے پہلے نہ کسی نے بتائے اور نہ کسی نے سنے!

ارتقائے انسانیت کا یہ آئین تاجدار کائنات کے بعد آنحضرت ﷺ کے حقیقی جانشینوں نے بھی احسن طریقہ سے اسے عالم انسانیت میں عام کیا اور اپنی حکومت و رعایا کے لئے بہترین لائحہ عمل اور ضابطہ حیات قرار دیا۔

تاریخ سے آشنائی رکھنے والے صاحبان علم و فہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو کام چند دہائیوں میں ساری دنیا ملکر نہیں کر پائی بالخصوص آزادی، انصاف اور انسانی عظمت و کرامت کے نعروں پر قائم ہونے والی بین الاقوامی تنظیمیں، اپنی تمام تر دولت و

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثروت، اثرورسوخ اور ذرائع ابلاغ کے باجود پا یائے تکمیل تک پہنچا نہ سکیں اور اب تک عالم انسانیت بین الاقوامی سطح پر ظلم و ستم ،بے عدلی اور ناانصافیوں کے دردناک عذاب کا شکار ہے! وہ کام ائمہ اطہار (از حضرت علی تا امام عسکری) علیہم السلام نے اپنے دور اقتدار میں چودہ سو سال پہلے بنحو احسن بخوبی پا یائے تکمیل تک پہنچایا جو انسانی حقوق کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

اسی کڑی کا ایک آفاقی منشور عالمی شہرت یافتہ کتاب، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے قلمی آثار میں سے ایک نایاب اثر"رسالۃ الحقوق"ہے۔

جو روایت مشہورہ کے مطابق ۵۰ سے ۵۱ حقوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں فردی اور معاشرتی زندگی میں ملحوظ خاطر رکھنا اور اس پر گامزن رہنا ہر انسان پر لازم ہے۔ جیسے: خداوند عالم کا حق ،قرآن کا حق ،حاکم ورعایا کا حق، والدین کا حق اور اولاد کا حق،

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پڑوسیوں کا حق، دوستوں کا حق، پڑوسیوں کا حق وغیرہ ان حقوں میں شامل ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام عالم اسلام کی شناختہ شدہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جنہوں نے ان حقوق کو انسانی کرامت اوراس کی ارتقاکے پیش نظر علماًو عملاً ارائہ فرمایاہے۔اس کتاب کا منبع و ماخذ احادیث کی قدیم ترین کتابیں ہیں۔ جن میں اہم ترین کتاب" تحف العقول"،از حسن بن علیّ بن حسین بن شعبہ حرّانی؛"من لا یحضرہ الفقیہ"،ازابی جعفر محمّد بن علی بن حسین بابویہ قمی ملقّب بہ شیخ صدوق؛اور"خصال" از شیخ صدوق علیہ الرحمۃ ہے۔

یہ تینوں کتابیں شیعیان اہل بیت اطہار علیہم السلام کے یہاں نہایت قابل اعتماد واستناد مانی جاتی ہیں۔

اس کتاب میں بیان کئے گئے حقوق کو مختصر کیا جائے تو چند لفظوں میں خلاصہ ہوتا ہے جیسے:"حق اللہ " "حق الناس" اور" حق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

النفس"۔یہی وہ حقوق ہیں جن کی رعایت اورادائیگی میں انسان کی فردی واجتماعی زندگی کی کامیابی کاراز مضمر ہے۔

رکھیۓ بہت خیال حقوق العباد کا

دیناپڑے گاحق وہاں سب کا حساب سے

اس کتاب کا ترجمہ فی الوقت دنیا کی ۱۲ زندہ زبانوں میں موجود ہے۔نیز فارسی زبان میں اس کی ۱۰ شرحیں بھی شائع ہوچکی ہیں۔

راقم الحروف کا یہ مقالہ بنام "رسالۃ الحقوق امام سجاد علیہ السلام میں انسانی حقوق کا آفاقی منشور" دو حصوں پر مشتمل ہے:

پہلا حصہ رسالۃ الحقوق کا تعارف، انسانی حقوق کا معنی و مفاہیم اور انسانی حقوق کے اقسام اور دوسرا حصہ انسانی حقوق، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اقوال و فرمودات کا عصری انسانی حقوق کے آئین سے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہو گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ:

وَ لَقَدْ كَرَّمْنا بَنِي آدَمَ وَ حَمَلْناهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْناهُمْ مِنَ الطَّيِّباتِ وَ فَضَّلْناهُمْ عَلى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنا تَفْضِيلًا۔

اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا کو ان کی جولان گاہ قرار دیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا فضیلت دے کر برتر بنا دیا۔[۵]

بنی نوع انسان کے درمیان جتنے بھی ادیان و مذاہب معرض وجود میں آئے وہ چاہے خود ساختہ ہوں یا خدا ساختہ، ان تمام ادیان و مذاہب میں یہ اعزاز و شرف صرف دین اسلام کو ہی حاصل ہے

---

[۵]۔بنی اسرائیل آیت ۷۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ جس نے مخلوقات الٰہی کے ہر طبقات (انسان و غیر انسان) کے حقوق کا خیال رکھا اور ان کے حقوق بھی بیان کئے ہیں۔

خداوند عالم نے ”نسل آدمؑ“ کو مادی و معنوی شرافت سے بہرہ یاب کیا، عقل سلیم جیسے جوہر سے نوازا، اس میں طرح طرح کے متضاد جذبات رکھے اور اپنی تمام مخلوقات پر اسے کرامت و فضیلت“ عطا کی، اسے اشرف المخلوقات اور مسجودِ ملائکہ قرار دیا ہے لہذا اس کے لئے مکمل قانون حیات بھی وضع کیا ہے اور بلا امتیاز رنگ و نسل بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے ہر طبقے کے درمیان حق و انصاف اور عدل و مساوات کا پیمانہ بھی ساتھ رکھ دیا ہے تاکہ فردی اور اجتماعی زندگی میں نظام عدل قائم ہو اور ہر صاحب حق اپنے حقوق سے بہرہ مند ہونے کا شرف حاصل ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاء بِالْقِسْطِ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اے ایمان والو! اللہ کے لیے (حق پر) مضبوطی سے قائم رہنے والے ہو جاؤ، درآنحالی کہ تم انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے ہو، کسی قوم (یا فرد) کی عداوت تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے، تم عدل کرتے رہو (کیونکہ) وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب جاننے والا ہے۔[٦]

حضور سرور کائنات حضرت ختمی مرتبت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے جتنے بھی انبیائے کرام مبعوث بہ رسالت ہوئے سب کا ایک ہی ہدف اور ایک ہی مقصد تھا اور وہ یہ کہ انسانی معاشرہ میں اجتماعی عدالت قائم ہو، ظلم و ستم کا خاتمہ ہو اور زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے درمیان عادلانہ قوانین نافذ ہوں اور کسی ایک طبقہ کا بھی انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی استحصال نہ ہو۔

٦۔ سورہ المائدہ: ٨

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ارشاد باری تعالی ہے:لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۔بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تا کہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں[۷]

یہ کہنا حق بجانب ہے کہ احترام انسانیت اور حقوق انسانی کا جو بے بدیل پیمانہ اور ضابطہ حیات دین اسلام نے مقرر کیا، دنیا کے کسی مذہب وملت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

جس طرح سرکار دوعالم صَلَّىٰ ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے رفتار وگفتار اور کردار کے ذریعہ عالم انسانیت میں اس کی بہترین مثال قائم کی؛ نیز آنحضرت صَلَّىٰ ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ صَلَّىٰ ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مقرر کردہ جانشین، خلفا اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے وہ خدمت خلق کیا ہے جس کے تابندہ نقوش تا قیامت آنے والی نسلوں بالخصوص موجودہ دور کے حکام و ارباب سیاست کو دعوت فکر و عمل دیتے رہیں گے۔

---

[۷]۔سورہ حدید آیت ۲۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے حقوق اللہ، حقوق العباد اور انسان و معاشرے کے درمیان باہمی حقوق کی تمام تر جزئیات کی تشریح کر کے دراصل قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجتہ الوداع کی مکمل تفسیر و تشریح کر دی ہے۔

دنیا آج جن حقوق کا نعرہ لگا رہی ہے، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اسے ۱۴ صدیاں پہلے ہی تفصیل سے بیان فرما دیئے ہیں۔ مثلاً: خدا کا حق، قرآن کا حق، ائمہ کا حق، انسان کا حق، حاکم و رعایا کا حق، والدین کا حق اور اولاد کا حق، خاندان والوں کا حق، عزیز و اقراب کا حق، پڑوسیوں کا حق، دوستوں کا حق، استاد کا حق، شاگرد کا حق، جانوروں کا حق، غلام و کنیز کا حق، اعضاو جوارح کا حق، عوام الناس کا حق، حاکم و رعایا کا حق وغیرہ۔۔۔ غرض آنحضرتؑ نے انسان کی انفرادی و معاشرتی تمام حقوق کی وضاحت فرمائی اور اس پر گامزن رہنے کی تاکید بھی کی ہے جس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے انسانی حقوق کا عالمی چارٹر محروم نظر آتا ہے۔ جسے مقالہ ہذا میں بیان کیا جائے گا۔

راقم الحروف کی یہ تحریر بنام "رسالۃ الحقوق" امام سجاد علیہ السلام میں "انسانی حقوق" کا جائزہ دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی مختصر سوانح حیات، رسالۃ الحقوق کا تعارف، انسانی حقوق کا معنی و مفاہیم اور انسانی حقوق کے اقسام۔

دوسرا حصہ: انسانی حقوق، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اقوال و فرمودات کا عصری انسانی حقوق کے آئین سے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہو گا۔

آخر میں ہم بارگاہ خداوند میں دعا گو ہیں کہ: خدایا! ہمیں پیغمبر اکرم ﷺ اور آپؐ کے اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سیرت و سنت اور ان کے پیش کردہ ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہونے اوراپنے اور اپنی مخلوق کے ادائیگی حقوق پر گامزن رہنے کی توفیق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عطا فرما۔ اور اس منجی عالم کے ظہور میں تعجیل فرما جس کے عدل و انصاف پر مبنی حکومت کی ساری دنیا منتظر ہے۔

اللھم عجل لولیک الفرج

اَللّـهُمَّ اِنّا نَرْغبُ اِلَيْكَ في دَوْلَة كَريمَة تُعِزُّ بِهَا الإسلام وَاَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفاق وَاَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنا فيها مِنَ الدُّعاةِ اِلى طاعَتِك، وَالْقادَةِ اِلى سَبيلِكَ، وَتَرْزُقُنا بِها كَرامَةَ الدُّنْيا وَالْاٰخِرَة۔۔۔

سید تقی عباس رضوی کلکتوی

جامعۃ المصطفی۔ نئی دہلی۔ ہندوستان

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہلا حصہ:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی مختصر حیات طیبہ

نام	علی بن الحسینؑ
کنیت	ابو الحسن، ابو الحسین، ابو محمد، ابو عبد اللہ
القاب	زین العابدین، سید الساجدین، ذوالثّفنات
تاریخ ولادت	۵ شعبان، سنہ ۳۸ ہجری
جائے ولادت	مدینہ
مدت امامت	۳۵ سال (۶۱-۹۵ھ)
شہادت	۲۵ محرم، سنہ ۹۵ ہجری
سبب شہادت	مسمومیت ولید بن عبد الملک کے حکم سے
مدفن	بقیع، مدینہ
رہائش	مدینہ
والد ماجد	امام حسینؑ
والدہ ماجدہ	شہر بانو
ازواج (عقد)	ام عبد اللہ...
اولاد	محمد، عبد اللہ، حسن، حسین اکبر، زید، عمر، حسین الاصغر، عبد الرحمن، سلیمان، علی، خدیجہ، محمد الاصغر، فاطمہ، علّیہ، ام کلثوم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیرا سجدہ تری مسجد ترا کعبہ سجادؑ
ہر عبادت میں ہے روشن ترا چہرا سجادؑ
اک طرف عظمت توریت وزبور وانجیل
اک طرف تیری دعاؤں کا صحیفہ سجادؑ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سیرت نگاروں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی سوانح حیات کو یوں صفحہ قرطاس کیا ہے کہ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، معروف بہ امام سجادؑ اور امام زین العابدینؑ، شیعیان آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے امام اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

آپؑ کی ولادت باسعادت ۳۸ ہجری اور شہادت عظمیٰ ۹۴ ہجری ہے۔ آپؑ کی امامت کا دور ۳۴ سال کے عرصے پر محیط ہے۔ آپؑ واقعہ کربلا میں حاضر اور اس المناک واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں۔

امام علی بن الحسینؑ کی کنیات، ابو الحسن، ابو الحسین، ابو محمدؐ اور ابو عبداللہ ہیں۔ آپؑ کے القاب میں زین العابدین، سید الساجدین، سجاد، ہاشمی، علوی، مدنی، قرشی اور علی اکبر شامل ہیں۔

"ذوالثفنات" آپؑ کے دیگر القاب میں سے ہے جو امام سجاد علیہ السلام کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ عبادت و مناجات اور نماز و سجود کی کثرت کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وجہ سے آپؑ کے اعضائے سجدہ (مساجد) پر اونٹ کے گھٹنوں کی طرح گھٹے پڑ گئے تھے۔

آپؑ ولید بن عبدالملک کے حکم پر مسموم اور شہید کئے گئے۔ آپؑ کا مدفن جنت البقیع میں حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام کے پہلو میں ہے۔ آپؑ کی زندگی کے دوسرے اہم واقعات میں عالم اسلام کا اہم واقعہ، واقعۂ حرہ، توابین کی تحریک اور جناب مختار کا اقیام، شامل ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی عالمی شہرت یافتہ کتابوں میں صحیفۂ سجادیہ اور رسالۃ الحقوق جیسی نایاب کتابیں شامل ہیں۔

ایسے تو امام سجاد علیہ السلام کی مکتوبات کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ لیکن جو ہم تک پہنچ سکی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں: صحیفہ سجادیہ، مناسک الحج، الجامع فی الفقہ، صحیفۃ الزہد، حدیث علی بن الحسین، کتاب علی بن الحسین علیہ السلام اور رسالۃ الحقوق و۔۔۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسالۃ الحقوق

(Treatise on Rights)

پر

ایک اجمالی نظر

یہ کتاب جسے ہم رسالۃ الحقوق کے نام سے جانتے ہیں در واقع حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک طولانی حدیث کا مجموعہ ہے جو مختلف موضوعات پر منحصر ہے۔یہ حدیث جو آنحضرتؑ سے نقل ہوئی ہے ۵۱ ایسے فرائض و حقوق پر مشتمل ہے جو ایک انسان کا دوسرے انسان کی بنسبت ادائیگی شرعی و دینی وظیفہ ہے۔

یہ کتاب ایک مؤمن کے فردی و اجتماعی دوستانہ تعلقات و روابط کے لئے بہترین اخلاقی نصاب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسالۃ الحقوق کا ترجمہ فی الوقت دنیا کی ۱۲ زندہ زبانوں میں موجود ہے۔ نیز فقط فارسی زبان میں ۱۰ شرحیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔

اس کتاب کا منبع وماخذ احادیث کی قدیم ترین کتابیں ہیں۔ ان میں اہم ترین کتاب «تحف العقول»، از حسن بن علیّ بن حسین بن شعبہ حرّانی؛ «من لا یحضرہ الفقیہ»، ازابی جعفر محمّد بن علی بن حسین بابویہ قمی ملقّب بہ شیخ صدوق؛ اور «خصال» از شیخ صدوق علیہ الرحمۃ ہے۔ یہ تینوں کتابیں شیعیان اہل بیت اطہار علیہم السلام کے یہاں قابل اعتماد واستناد مانی جاتی ہیں۔

اس کتاب میں بیان کئے گئے حقوق کو مختصر کیا جائے تو چند لفظوں میں خلاصہ ہوتا ہے جیسے «حق اللہ، حق النفس اور حق الناس» یہی وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی میں انسان کی فردی اور اجتماعی خوشگوار زندگی کی کامیابی کا راز نہفتہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلام اور شیعت کی شناخت و معرفت کے لیے یہ مطالب ہی کافی ہیں جسے مسیحائے نفوس حضرت امام زین العابدین، سید الساجدینؑ نے اپنے محبوں اور شیعوں کے نام تحریر فرمایا ہے یہ رسالہ درواقع ایک خط کی صورت میں محدثین نے اپنی اپنی روائی کتابوں میں نقل کیا ہے جو موجودہ صدی میں رسالۃ الحقوق کے نام سے جانا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں اگر ان پیش کردہ حقوق کا پاس ولحاظ رکھا جائے اور اسے مساویانہ تقسیم کیا جائے تو گھر، خاندان، سماج اور ہمارا ملک و شہر امن و چین کا گھوارا بن سکتا ہے اور ہر طرف انسانی قدروں میں رچی بسی خوشبو مہکتی نظر آئے۔

شکایت ہر کسی کو ہر کسی سے
ادھورے کس قدر ہیں سلسلے بھی

باہمی روابط اور ایک دوسرے کے حقوق کی مساویانہ تقسیم اور انسانی قدروں کا پاس ولحاظ ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ بہت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساری مشکلات سے نجات حاصل کیا جا سکتا ہے...لہذا خود تو خود اپنے نونہالوں کو بھی امام علیہ السلام کے پیش کردہ اس آفاقی منشور سے روشناس کروائیں کیونکہ آج کی نوخیز نسل دینی تعلیم سے دور ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ان میں اخلاقی گراوٹ اور حقوق العباد سے ناواقفیت ان کی فردی اور اجتماعی زندگی میں مصائب و مشکلات کے سیلاب قیامت برپا کر رہے ہیں۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ضرورت تھی کہ کم از کم مسلمانوں کو احساس دلایا جائے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو نہ بھولیں اور حقوق العباد کا خصوصی طور پر دھیان رکھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسانی حقوق کا معنی و مفہوم

جیسا کہ ارباب علم و فہم یہ جانتے ہیں کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جو ہمیشہ ایک دوسرے کا محتاج ہے، اجتماعی اور خاندانی زندگی اس وقت ممکن ہے کہ معاشرہ یا خاندان پر ایک جامع قانون حاکم ہو، ورنہ ہر کوئی اپنی مرضی سے چلے گا، جس کا نتیجہ خاندان اور معاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہو جائے گا۔ اس لئے ہر ایک پر لازم ہے کہ ان قوانین کا احترام کریں۔ انہی قوانین کو علمی اصطلاح میں حقوق کہتے ہیں۔

جس کا مقصد لوگوں کی مکمل آزادی کیلئے حدود کا تعین کرنا ہے۔ جن کی رعایت کرنے سے اجتماعی اور خاندانی زندگی محفوظ ہو سکتی ہے۔ لہذا حقوق سے مراد وہ قواعد اور اصول کا مجموعہ، جس کی رعایت ایک معاشرہ یا خاندان کے افراد ایک دوسرے سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روابط و تعلقات بر قرار کرتے ہیں اورانہیں قواعد کے مطابق ہر ایک کے اختیارات اور آزادی کو متعین کیا جاتا ہے۔

حق کا لغوی معنی: لغوی اعتبار سے ”حق“ کے متعدد معنی بیان کئے گئے ہیں جیسے: لائق و سزاوار، ثابت و یقین، صدق و سچائی، فرض وذمہ داری، عدل وانصاف، صلہ وبدلہ، منصب ومعاوضہ، ارادہ واختیار، ملکیت وسلطنت وغیرہ۔

حق کا اصطلاحی معنی: لغت کی طرح اصطلاح میں بھی اس کی مختلف تعریفیں مختلف دبستان فکر نے اپنے اپنے زاویہ نظر سے پیش کی ہیں جیسے: ایک ایسے اصول و قواعد کا مجموعہ جو ہر طبقہ کی فردی، اجتماعی وسیاسی ’حقوق“ کے برابر ہو چاہے وہ آپسی ہوں یا چاہے معاشرتی یا ملکی، دوستانہ تعلقات و روابط، عدل و انصاف، امن و سکون یا آزادی کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

نیز ایک دوسری تعریف میں اس کا معنی یوں بیان کیا گیا ہے کہ حقوق ”حق“ کی جمع ہے۔اس معنی میں کہ انسانی سماج کا ہر فرد

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک خاص امتیاز و خصوصیت کا حامل ہے جسے حقوق فردی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے حق حیات، قصاص، حق حضانت، حق تعلیم وغیرہ۔ علماء اس کی تعریف میں یہ کہتے ہیں کہ ہوالحق الثابت الذی لایجوزانکارہ۔ حق سے مراد وہ مسلمہ صداقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ عالمی سطح پر آج تک "حقوق بشر" کی ایک کامل تعریف پر کسی بھی مکاتب فکر کا اتفاق نہ ہو سکا اور ہر دور میں مختلف دبستان فکر (فلاسفہ، فقہا، سیاستداں وغیرہ) نے اپنے نظریہ کے مطابق اس کی ایک الگ تعریف پیش کی اور اسکے الگ الگ چارچوب بھی معین کئے ہیں۔

جیسا کہ مفکرین، محققین اور اہل قلم حضرات رقمطراز ہیں کہ صنعتی انقلاب کے آغاز سے مغرب میں حقوق انسانی کا شعور پیدا ہوا کہ انسان کے بھی بحیثیت انسان ہونے کے چند فطری حقوق ہوتے ہیں جن سے کسی بھی فرد کو محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چنانچہ انسانی حقوق کا شعور بیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہوا اور انقلابِ فرانس کا اہم جزو قرار پایا، اس میں قوم کی حاکمیت، آزادی، مساوات اور ملکیت جیسی فطری حقوق وغیرہ کا اثبات کیا گیا تھا، تدریجاً حقوق انسانی کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا، اور اخیر میں حقوقِ انسانی کا عالمی منشور ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں دنیا کے سامنے آیا۔ جس میں وہ تمام بنیادی اصول وقوانین اور حقوق مقرر کئے گئے جو ایک حکومت کی جانب سے رعایا کو حاصل ہوتی ہے وہ چاہے اس ملک کی رہنے والی ہو یا کسی دیگر ملک کی جہاں جس جگہ بھی وہ اس سے بہرہ یاب ہو، اسے حقوق بشر کہتے ہیں۔ یا دیگر عصری تعریف کہ "حقوق" آزادی یا استحقاق کے قانونی، سماجی، یا اخلاقی اصول ہیں؛ یعنی حقوق بنیادی معیاری قوانین ہیں جو کسی قانونی نظام، سماجی کنونشن، یا اخلاقی اصول کے مطابق افراد کو دیگر افراد کی جانب سے اجازت یا واجب الادا ہیں۔ جیسے: زندگی کا حق،

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مال و اسباب کے تحفظ کا حق، ووٹ ڈالنے کا حق، کام کرنے اور نہ کرنے کا حق وغیرہ۔۔۔

مشہور مغربی مفکر لاسکی اس بات کا قائل ہے کہ کسی ریاست میں شہریوں کے سماجی حقوق جتنے مساوی ہوں گے وہ اظہار رائے کے مختلف دائروں میں اتنا ہی زیادہ آزادی سے متمتع ہو سکیں گے۔

اسلامی نقطہ نظر سے لفظ "حق" شرع و شریعت (یعنی شرعی قانون) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے حضرت موسیٰؑ کی شریعت یا شریعت اسلام، کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے "حق" کا منشائے حق، ذات پروردگار ہے۔ یعنی ایسا ضابطہ حیات جو خداوند عالم کی جانب سے وضع کیا گیا ہو جو انسانی معاشرے کے نظم و نسق اور اسکے رشد و ہدایت و سعادت کا باعث اور اسکے فردی و اجتماعی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

لفظ "حقوق" کی بیان کردہ عصری تعریف، معنی اور مفہوم کے ساتھ ساتھ جب ہم رسالۃ الحقوق یا امام سجاد علیہ السلام کے دیگر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقوال و فرامین پر نظر ڈالتے ہیں تو امامؑ ''منشأ حقوق'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بندوں کے تمام حقوق کا سرچشمہ وہی حقوق اللہ ہے اور باقی حقوق اسی کی شاخیں ہیں۔ اگر سارے حقوق کو ایک درخت شمار کرلیا جائے تو اس درخت کی جڑ حق اللہ ہے۔ اور باقی لوگوں کے حقوق اس کی شاخیں اور پتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح انسانوں پر ایک دوسرے کے حقوق ہیں اسی طرح اللہ تعالی کے حقوق بھی ہیں کیونکہ خداوند انسان کا مالک حقیقی ہے جسے حق تصرف حاصل ہے۔ جس کی اجازت کے بغیر ہم کسی دوسرے کے حقوق میں تصرف نہیں کرسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام حقوق خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، اخلاقی ہو یا فقہی، حق الہی کے تابع ہے۔

پس انسان کبھی بھی اپنے لئے کسی حق کا خدا سے مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ جب کسی چیز کا مالک ہی نہیں تو کس حق کا مطالبہ کرے گا؟ یہاں تک کہ ہم اپنے اعضائے بدن پر تصرف نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کر سکتے۔ مگر یہ کہ خدا نے ہمارے لئے جائز قرار دیا ہو۔ کیونکہ یہ سب خدا کی دین اور عطا ہے۔ اگر ہم ان حقوق خدا کو درک کرلیں گے تو اپنی ذمہ داریوں کو بھی ہر مرحلے میں پہچان سکیں گے۔ اس بحث سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر قسم کے حقوق خواہ وہ حقوق الناس ہو یا حقوق والدین ہو یا حقوق یا دیگر معاشرتی و سماجی حقوق، سب کچھ خدا کی طرف سے عطا کردہ حقوق ہیں اور خدا ہی کا حکم ہے کہ ان حقوق کی رعایت کیا جائے تاکہ قیامت کے دن ہمیں جزا دی جائے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس صفحہ ہستی پر اللہ کی جانب سے اس کی مخلوق پر حجت تھے لہذا ان کا بنایا ہوا انسانی حقوق کا عالمی منشور بنی نوع انسان کی بنیادی عزت و وقار اور کرامت و شرافت کے پیش نظر ہے جس کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امامؑ نے اپنے اس رسالہ میں ۵۱ حقوق بیان فرمائیں ہیں جس میں مختلف جہتوں سے لوگوں کے ایک دوسرے پر حقوق کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ مثلاً خدا کے حقوق، لوگوں کے حقوق، اعضاو جوارح کے حقوق، جان و مال کے حقوق، آنکھ کے حقوق، زبان کے حقوق، ہاتھ کے حقوق وغیرہ اسي طرح معاشرتی حقوق پر روشنی ڈالتے ہوئے حاکم وفرمانروا کے عوام پر کیا حقوق ہیں۔ عوام پر حاکم کے کیا حقوق ہیں، دوستوں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، اہل خاندان کے حقوق اور ان تمام حقوق کا اس عنوان سے ذکر کیا گیا ہے جس کا پاس و لحاظ رکھنا ضروري ہے۔ اور ان حقوق و فرائض کی ادائیگی صرف قانون کے بنانے یا اس کے نفاذ سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے نفاذ کے ساتھ ساتھ باہمی محبت و عطوفت عفو و کرم، عدل و احسان اور ایک دوسرے کے درد و الم اور ضروریات کے ساتھ ساتھ اپنے ادائیگی فرائض کا احساس ہونا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ضروری ہے۔ ہمارے معاشرتی مصائب و آلام اور سماجی مشکلات کی واحد وجہ بے عدلی و بے انصافی ہے۔

صادق آل محمد حضرت امام جعفر صداق علیہ السلام نے فرمایا:

لیس للہ فی عبادہ امرٌ الا العدل و الاَحْسان۔ اللہ اپنے بندوں پر جز عدل و احسان کے علاوہ کسی اور شئے کا مطالبہ نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ اللہ (کی رضا) کے لیے (حق و سچ کے ساتھ) گواہی دو چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتے داروں کا، جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر، بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے، تو خواہش (نفس)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے پیچھے نہ پڑو کہ حق (عدل) سے الگ پڑو اور اگر تم (گواہی میں) ہیر پھیر کرو یا منہ موڑو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔"

اسلام ایک عالم گیر اور ایسا آفاقی دین ہے جس کی تمام تر تعلیمات ؛رحمت و محبت، شفقت و نرمی اور لطف و کرم پر قائم و دائم ہے اور یہ اللہ کی ساری مخلوق کے لیے رحمت و رأفت کا پیغام ہے، چاہے جنات ہوں، یا انسان، مسلم ہوں یا کافر، حیوانات ہوں یا نباتات غرضیکہ ہر ذی روح کے لیے رحمت بن کر آیا ہے، اور کیوں نہ آئے کہ یہ دین اس ذات کا اتارا ہوا ہے، جس کی صفت ہی "الرحمن" اور "الرحیم" ہے، جو اپنے بندوں سے ایسی رحمت اور شفقت کا معاملہ کرتا ہے کہ ویسا معاملہ ایک ماں بھی اپنے شیر خوار بچے سے نہیں کر پاتی۔ لہذا یہ کہنا حق بجانب ہے کہ اسلام اور مسلمانان عالم کا وطیرہ انسانیت سے محبت اور عدم تشدد ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حجۃالوداع کے موقع پر رسول اکرمؐ نے ساری دنیا کو مساوات کا درس دیتے ہوئے فرمایا:"اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک (حضرت آدمؑ) ہے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو کسی گورے پر فضیلت حاصل ہے، سوائے تقویٰ اور پرہیز گاری کے۔"نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:إرحمو ا من فی الأرض یرحمکم من فی السماء

"تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا" إنما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء ۔"اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں" من لایرحم لایرحم ۔"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" شرط رکھ دی گئی کہ اگر تم رحم کروگے تو تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور اگر رحم نہیں کروگے تو تم بھی رحم وکرم سے محروم کردیئے جاؤگے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورہ مبارکہ حشر میں ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ۔

وہی اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے، امن و امان دینے والا (اور معجزات کے ذریعہ رسولوں کی تصدیق فرمانے والا) ہے، محافظ و نگہبان ہے۔

ذات خداوندی نے اپنے اسم ذات کے ساتھ جن تین صفات کو سب سے پہلے بیان کیا وہ یہ ہیں:

۱۔ السلام۔ سلامتی دینے والا۔

۲۔ المؤمن۔ امان بخشنے والا، امن دینے والا۔

۳۔ المھیمن۔ ہر خوف و دہشت اور وحشت سے حفاظت فرمانے والا۔ لہذا اسلام پر انگلیاں اٹھانے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ جس دین کو منتخب کرنے والا ایسا ہے تو اس دین کے ماننے والے کیسے ہوں گے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام کا دعوی کرنے والا انسانی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقوق کو اپنے پیروں تلے روندے اور خود دنیاوی عیش و آرام ،لذت وکیف اندوزی میں سرگرم عمل ہو!!

لہذا حقوق کی بحث کرنے سے پہلے ارکان حقوق کو بیان کیا گیا ہے تا کہ لوگ انسانی حقوق جیسے اہم مسائل وم کو درک کر سکیں کہ انسان بحیثیت انسان؛ ہر اس حق کا حقدار ہے جس کی اسے بنیادی ضرورت ہے وہ چاہے انفرادی ہو یا اجتماعی ،دینی ہو یا اقتصادی ، سماجی ہو یاسیاسی بہر صورت اسے اس کا حق دینا ضروری ہے۔اور ادائیگی حقوق کے لئے حقوق کے تعیین شدہ اصول وضوابط کا جاننا ہر انسان کے لئے نہایت ہی ضروری ہے وہ چاہے عدلیہ، انتظامیہ، مقننہ، حکومت اور حکمرانوں سے منسلک ومرتبط ہی کیوں نہ ہو۔

حقوق کی ادائیگی میں ہی باہمی محبت وعطوفت کا ذریعہ اور نفرت و عداوت کے زائل ہونے کا سبب بارگاہ خداوندی میں درجات کی بلندی کا سبب بھی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ارکانِ حق:

۱۔ حقدار، یعنی لینے والا (من لہ الحق)

۲۔ حق دینے والا، یعنی جس کی گردن پر حق ہے (من علیہ الحق)

۳۔ خود "حق" ہے۔ یعنی: (موضوع حق) جو مغرب کے خمیر میں نہیں پایا جاتا ان کے سارے قوانین و کنونشن اپنے مفادات کی خاطر بنائے گئے ہیں اگر فرانس کا عظیم انقلاب اور امریکہ کی آزادی یا جنگ جہانی اول و دوم میں یورپ و امریکہ وغیرہ میں مغرب کے اکثر و بیشتر لوگ لقمہ اجل نہ بنتے تو شاید یہ رواداری کا جھوٹا قانون بھی دنیا کے سامنے نہ آتا !! اور جو انسانی حقوق کا چارٹر بین الاقوامی سطح پر سامنے بھی آیا ہے تو اس میں انسان اور جانوروں کے حقوق میں کوئی فرق نظر نہیں آتا ! جینے کا حق، آزادی کا حق، کھانے پینے کا حق، گھر و مسکن کا حق، لڑنے کا حق بچاؤ کا حق وغیرہ یہ سارے بیان شدہ امور حیوانوں کی بھی ضروریات زندگی میں شامل ہیں۔ لہذا حقوق انسانی کے بنائے گئے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عالمی منشور میں انسان کے آفاقی قدروں اور اس کی بنیادی معنوی ضرورتوں کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے بلکہ انسان کو بحیثیت ایک چلنے پھرنے، بولنے اور لڑنے والا جانور سے زیادہ کچھ نہ سمجھا گیا اور نہ اس سے زیادہ اس کے حقوق کے وہ قائل ہیں۔

انسانی حقوق اور اس کی قسمیں: یوں تو موجودہ دور میں انسان کی عصری بنیادی ضرورتوں کے پیش نظر "انسانی حقوق" کی لوگوں نے مختلف قسمیں کی ہیں جیسے ان میں ایک قسم جو حسب ذیل پانچ قسموں پر ہیں:

۱۔ معاشرتی حقوق

۲۔ قانونی حقوق

۳۔ سیاسی حقوق

۴۔ معاشی حقوق

۵۔ مذہبی حقوق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلامی نقطۂ نظر سے اگر حقوق کی تقسیم اور درجہ بندی کی جائے تو درواقع اس کی تین ہی درجہ بندی ہوتی ہے اور انہی تینوں میں بنی نوع انسان کے سارے حقوق شامل ہو جاتے ہیں جیسے:

۱۔ حقوق اللہ

۲۔ حقوق العباد۔

۳۔ حقوق النفس۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ بعض افعال کسی دیگر فردی و اجتماعی حق کو جنم دیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ وہ کسی کی حق تلفی کا باعث یا اس سے اغماض و چشم پوشی کا سبب بن جائے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس رسالہ میں امام علیہ السلام نے جو حقوق بیان فرمائیں ہیں وہ درواقع ایسے احکام و وظایف ہیں جو خداوند عالم نے مختلف صنف انسانی پر اپنی جانب سے عائد کئے ہیں ۔یہ وہ حقوق ہیں جس کی رعایت ہر انسان و صاحبان ایمان کا طرۂ امتیاز اور اس کے مؤمن و صاحب ایمان ہونے کی بہترین دلیل

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے۔ اس میں بیان کردہ انسانی حقوق و وظایف کو ساتھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔خداوند عالم کے حقوق (خدا کے ساتھ انسان کے روابط)

۲۔ نفس اوراعضاوجوارح کے حقوق (خود کے ساتھ انسان کے روابط)

۳۔عبادی افعال (یعنی:عبادات پر مشتمل افعال کے) حقوق جیسے: نماز روزہ،حج وزکات و خمس وغیرہ کے حقوق

۴۔حاکم کي رعایہ پر،رعایا کے حاکم پر حقوق

۵۔عزیزواقارب اوررشتہ داروں کے حقوق

۶۔ایک فرد کے دوسرے فرد پر حقوق

۷۔اجتماعی اور معاشرتی حقوق ،جو مجموعی طور پر ۵۰ہیں ،اس رسالہ میں موردبحث قرار دیئے گئے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:فَهَذِهِ خَمْسُونَ حَقّاً مُحِيطَةً بِكَ لَا تَخْرُجْ مِنْهَا فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ يَجِبُ عَلَيْكَ رِعَايَتُهَا وَ الْعَمَلُ فِي تَأْدِيَتِهَا وَ الِاسْتِعَانَةُ بِاللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَى ذَلِكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِين۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ پچاس حق ہیں جو تمہارے پورے وجود کو ڈھانکے ہوئے ہیں اور زندگی کے کسی موڑ پر بھی تم ان کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ان کی رعایت کرنے اور ان کو ادا کرنے کی کوشش کرنا تمہارے اوپر واجب ہے اور خدا سے مدد طلب کرو تاکہ وہ تمہیں ان حقوق کو ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت وقدرت نہیں ہے۔ ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

جو واجب الوجود ہے عالم میں مُستَند

اُس سے ہی تابناک صحائف ثنا کے ہیں

رِسالۃُ الحقوق میں بیان شدہ حقوق کا مختصر خاکہ[8]:

اعْلَمْ رَحِمَكَ اللهُ أَنّ لِلّهِ عَلَيْكَ حُقُوقاً مُحِيطَةً بِكَ فِي كُلّ حَرَكَةٍ تَحَرّكْتَهَا أَوْ سَكَنَةٍ سَكَنْتَهَا أَوْ مَنْزِلَةٍ نَزَلْتَهَا أَوْ جَارِحَةٍ قَلَبْتَهَا وَ آلَةٍ تَصَرّفْتَ بِهَا بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ وَ أَكْبَرُ حُقُوقِ اللهِ عَلَيْكَ مَا أَوْجَبَهُ لِنَفْسِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْ حَقّهِ الّذِي هُوَ أَصْلُ

[8] ۔مباحث کے آخری میں قارئین کرام کے لئے دیگر حقوق کو بیان کئے جائیں گے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْحُقُوقِ وَ مِنْهُ تَفَرَّعَ ثُمَّ أَوْجَبَهُ عَلَيْكَ لِنَفْسِكَ مِنْ قَرْنِكَ إِلَى قَدَمِكَ عَلَى اخْتِلَافِ جَوَارِحِكَ فَجَعَلَ لِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِسَمْعِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِلِسَانِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِيَدِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِرِجْلِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِبَطْنِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِفَرْجِكَ عَلَيْكَ حَقّاً فَهَذِهِ الْجَوَارِحُ السَّبْعُ الَّتِي بِهَا تَكُونُ الْأَفْعَالُ ثُمَّ جَعَلَ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَفْعَالِكَ عَلَيْكَ حُقُوقاً فَجَعَلَ لِصَلَاتِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِصَوْمِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِصَدَقَتِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِهَدْيِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِأَفْعَالِكَ عَلَيْكَ حَقّاً ثُمَّ تَخْرُجُ الْحُقُوقُ مِنْكَ إِلَى غَيْرِكَ مِنْ ذَوِي الْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْكَ وَ أَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حُقُوقُ أَئِمَّتِكَ ثُمَّ حُقُوقُ رَعِيَّتِكَ ثُمَّ حُقُوقُ رَحِمِكَ فَهَذِهِ حُقُوقٌ يَتَشَعَّبُ مِنْهَا حُقُوقٌ فَحُقُوقُ أَئِمَّتِكَ ثَلَاثَةٌ أَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ سَائِسِكَ بِالسُّلْطَانِ ثُمَّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ ثُمَّ حَقُّ سَائِسِكَ بِالْمُلْكِ وَ كُلُّ سَائِسٍ إِمَامٌ وَ حُقُوقُ رَعِيَّتِكَ ثَلَاثَةٌ أَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسُّلْطَانِ ثُمَّ حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ الْجَاهِلَ رَعِيَّةُ الْعَالِمِ وَ حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْمِلْكِ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَ مَا مَلَكْتَ مِنَ الْأَيْمَانِ وَ حُقُوقُ رَحِمِكَ كَثِيرَةٌ مُتَّصِلَةٌ بِقَدْرِ اتِّصَالِ الرَّحِمِ فِي الْقَرَابَةِ فَأَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ أُمِّكَ ثُمَّ حَقُّ أَبِيكَ ثُمَّ حَقُّ وُلْدِكَ ثُمَّ حَقُّ أَخِيكَ ثُمَّ الْأَقْرَبُ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَالْأَقْرَبُ وَ الْأَوّلُ فَالْأَوّلُ ثُمّ حَقّ مَوْلَاكَ الْمُنْعِمِ
عَلَيْكَ ثُمّ حَقّ مَوْلَاكَ الْجَارِيَةِ نِعْمَتُكَ عَلَيْهِ ثُمّ حَقّ
ذِي الْمَعْرُوفِ لَدَيْكَ ثُمّ حَقّ مُؤَذّنِكَ بِالصّلَاةِ ثُمّ
حَقّ إِمَامِكَ فِي صَلَاتِكَ ثُمّ حَقّ جَلِيسِكَ ثُمّ حَقّ
جَارِكَ ثُمّ حَقّ صَاحِبِكَ ثُمّ حَقّ شَرِيكِكَ ثُمّ حَقّ
مَالِكَ ثُمّ حَقّ غَرِيمِكَ الّذِي تُطَالِبُهُ ثُمّ حَقّ غَرِيمِكَ
الّذِي يُطَالِبُكَ ثُمّ حَقّ خَلِيطِكَ ثُمّ حَقّ خَصْمِكَ
الْمُدّعِي عَلَيْكَ ثُمّ حَقّ خَصْمِكَ الّذِي تَدّعِي عَلَيْهِ
ثُمّ حَقّ مُسْتَشِيرِكَ ثُمّ حَقّ الْمُشِيرِ عَلَيْكَ ثُمّ حَقّ
مُسْتَنْصِحِكَ ثُمّ حَقّ النّاصِحِ لَكَ ثُمّ حَقّ مَنْ هُوَ
أَكْبَرُ مِنْكَ ثُمّ حَقّ مَنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْكَ ثُمّ حَقّ
سَائِلِكَ ثُمّ حَقّ مَنْ سَأَلْتَهُ ثُمّ حَقّ مَنْ جَرَى لَكَ عَلَى
يَدَيْهِ مَسَاءَةٌ بِقَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ مَسَرّةٌ بِذَلِكَ بِقَوْلٍ أَوْ
فِعْلٍ عَنْ تَعَمّدٍ مِنْهُ أَوْ غَيْرِ تَعَمّدٍ مِنْهُ ثُمّ حَقّ أَهْلِ
مِلّتِكَ عَامّةً ثُمّ حَقّ أَهْلِ الذّمّةِ ثُمّ الْحُقُوقُ الْجَارِيَةُ
بِقَدْرِ عِلَلِ الْأَحْوَالِ وَ تَصَرّفِ الْأَسْبَابِ فَطُوبَى
لِمَنْ أَعَانَهُ اللّهُ عَلَى قَضَاءِ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ مِنْ
حُقُوقِهِ وَ وَفّقَهُ وَ سَدّدَهُ.[۹]

۹۔ عربی عبارتوں کا ترجمہ مولانا نثار احمد زینپوری صاحب سے ماخوذ ہے.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان لو کہ تمہارے اوپر بزرگ و برتر خدا کے کچھ حقوق ہیں خواہ انہیں تم حرکت و جنبش میں انجام دو یا سکون و آرام میں، اس منزل میں جس میں تم اترے ہو، یا اس عضو کے ساتھ جس کو تم نے بدال ہے یا ان اقدار کے ساتھ جس کو بروئے کار الئے ہو ان حقوق میں سے بعض، بعض حقوق سے بڑے ہیں۔ تمہارے اوپر خدا کے بڑے حقوق وہ ہیں جو اس نے اپنے لیے تمہارے اوپر واجب کئے ہیں۔ اس کے بعد بدن کے اعضا کو مد نظر رکھتے ہوئے سر سے پیر تک کے لیے کچھ حقوق واجب کیے ہیں کچھ حقوق تمہارے اوپر تمہاری آنکھ کے ہیں، اور تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہارے کان کے ہیں، تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہاری زبان کے ہیں، تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہارے ہاتھ کے ہیں، تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہارے پیر کے ہیں، تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہارے شکم کے ہیں تمہارے اوپر کچھ حقوق تمہاری شرمگاہ کے ہیں یہ سات اعضا ہیں کہ جن سے اعمال انجام پذیر ہوتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کے بعد خداوند عالم نے تمہارے اوپر تمہارے اعمال و افعال کے حقوق رکھے ہیں چنانچہ تمہاری نماز، روزے اور تمہاری زکوٰۃ کا تمہارے اوپر حق ہے اور دیکھو تمہارے کاموں کے بھی تمہارے اوپر کچھ حقوق ہیں۔ اب تم اپنے جسم و جان سے باہر نکلو اور جن کے حقوق تمہارے اوپر ہیں ان کی طرف جاؤ۔ ان حقوق میں سے واجب ترین حق تمہارے ائمہ کا ہے اس کے بعد تمہاری رعیت اور تمہارے رشتہ داروں کا ہے، پھر انہیں حقوق سے دوسرے حقوق کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ تمہارے اوپر تمہارے ائمہ کے تین حق ہیں، پھر ان میں سے تمہارے اوپر واجب ترین حق اس شخص کا ہے جو تمہارے اوپر سیاسی غلبہ و برتری رکھتا ہے اور جس کے ہاتھ میں تمہارے امور کی باگ ڈور ہوتی ہے اور اس کے بعد اس شخص کا حق ہے کہ جس کے اختیار میں تمہارا علمی نظم و نسق ہوتا ہے پھر اس شخص کا حق ہے کہ جس کے اختیار میں ملکی نظام ہے اور ہر نظم و نسق امام کے اختیار میں ہے۔ تمہارے اوپر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہارے ماتحتوں کے بھی تین حقوق ہیں، ان میں سے واجب ترین حق اس کا ہے جو تمہارے زیر تسلط ہے.

پھر ان لوگوں کا حق ہے جو تمہارے علم کے زیر تسلط ہیں بیشک جاہل عالم کی رعیت ہے پھر ان کا حق ہے جو ملکیت کے لحاظ سے تمہارے زیر تسلط ہیں جیسے عورتوں، غالموں اور کنیزوں کا حق۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے حقوق تمہارے اوپر بہت زیادہ ہیں جو ایک دوسرے سے اتنے ہی متصل ہیں جتنا تمہارے اور ان کے درمیان، رحم میں قربت ہے۔ تمہارے اوپر تمہاری ماں کا واجب ترین حق ہے، پھر تمہارے باپ کا حق ہے اس کے بعد اوالد کا حق ہے۔ پھر تمہارے بھائی کا حق ہے جو جتنا قریب ہے اس کا اتنا ہی حق ہے۔ جو اول ہے وہی اول ہے۔ اس کے بعد تمہارے آزاد کرنے والے اور تمہارے ولی نعمت کا حق ہے پھر اس موال کا حق ہے جس کی نعمتیں ابھی تک جاری ہیں اس کے بعد ان لوگوں کا حق ہے جنہوں نے تمہارے ساتھ نیک سلوک کیا ہے۔ پھر اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موذن کا حق ہے جو تمہیں آواز اذان سے نماز کی طرف متوجہ کرتا ہے اس کے بعد پیشنماز کا حق ہے، پھر تمہارے ہم نشین کا حق ہے اس کے بعد تمہارے شریک کا حق ہے اس کے بعد تمہارے ہمسفر و ہمراہ کا حق ہے پھر تمہارے مقروض کا حق ہے، پھر تمہارے رفیق کا حق ہے، اس کے بعد تمہارے دشمن کا حق ہے جس نے تمہارے خالق دعوٰی کیا ہے اس کے بعد اس شخص کا حق ہے جو تمہیں مشورہ دیتا ہے اور پھر اس شخص کا حق ہے جو تم سے وعظ و نصیحت کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کا حق ہے جو تم سے بڑا ہے پھر اس کا حق ہے جو تم سے چھوٹا ہے پھر تم سے سوال کرنے والے کا حق ہے، اس کے بعد اس شخص کا حق ہے جس سے تم سوال کرتے ہو۔ پھر اس کا حق ہے جس پر تمہاری طرف سے زیادتی و بدسلوکی ہوئی ہے خواہ قول و فعل کا اس نے مذاق اڑایا ہو، جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا غفلت کی وجہ سے۔ پھر تمہارے اوپر تمہارے ہم مذہب لوگوں کا حق ہے اس کے بعد

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہارے اوپر اس کافر ذمی کا حق ہے جو اسلام کی پناہ میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ پھر وہ حقوق ہیں جو زندگی کے اسباب بدلنے سے وجود پذیر ہوتے ہیں۔ لہذا خوش نصیب ہے جو شخص جو کی خدا نے ان حقوق کی ادائیگی میں مدد کی جو اس پر واجب کئے تھے اور اس سلسلہ میں اس کی توفیق دی اور اسے ثابت قدم رکھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرا حصہ

رسالۃ الحقوق

سے

بین الاقوامی انسانی حقوق

کا

ایک تقابلی جائزہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسانی حقوق کا آفاقی منشور

انسانی حقوق کا آفاقی منشور، (United Declaration of Human Rights) اقوام متحدہ کی تصدیق شدہ دستاویز اور قرارداد ہے جو ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پیرس کے مقام پر منظور کی گئی۔ یہ قرارداد دوسری عالمی جنگ عظیم کے فوراً بعد منظر عام پر آیا جس کی رو سے دنیا بھر میں پہلی بار ان تمام انسانی حقوق بارے اتفاق رائے پیدا کیا گیا جو ہر انسان کا بنیادی حق ہیں اور بلا امتیاز ہر انسان کو فراہم کیے جانے چاہییے۔

اقوام متحدہ کا یہ عالمی منشور تقریباً ستر برس قبل ۱۰، دسمبر ۱۹۴۸-۱۹۶۶ میں دنیا والوں کے سامنے پیش کیا گیا۔[۱۰]

رسالۃ الحُقوق آج سے تقریبا ۱۳۴۲ سال پہلے تحریر کیا گیا۔ اقوام متحدہ کا یہ عالمی منشور خالص انسان محوری پر استوار ہے۔ لیکن

---

[۱۰] https://ur.wikipedia.org/wiki-

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسالۂ حقوق میں انسان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے خدا کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کا عالمی ڈیکلریشن ۳۶ شقوں پر استوار ہے۔ رسالۃ الحقوق تقریباً ۵۰ سے شقوں پر مشتمل ہے۔اقوام متحدہ کا یہ عالمی منشور انسان کے ایک طرفہ مادی ضرورتوں پر بحث کرتا ہے۔ حالانکہ رسالۃ الحقوق میں انسان کی بنیادی مادی اور معنوی دونوں پہلوؤں پر بھی غور کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ نے اس اس منشور کو تیار کرنے میں عالمی برداری کے مختلف دبستان فکر کے افراد Materialism ،Existentialism ،Evolution سے تعاون طلب کی ہے۔

رسالۃُ الحقوق اللہ کی کتاب اور معصومین علیہم السلام کے اقوال و حدیث اور اسلام کے آفاقی تعلیمات کا نچوڑ وما حصل ہے جس میں خدائی تائید و تعاون شامل ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقوام متحدہ اور مغربی دنیا نے جو حقوقِ انسانی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ انتہائی ناقص اور فرسودہ ہے، اس کے اندر اتنی وسعت نہیں کہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں کا احاطہ کر سکے اس کے باوجود مغرب حقوق انسانی کی رٹ لگائے تھکتا نہیں، لیکن محمد ﷺ و آل محمد ﷺ نے جو، انسانی حقوق کا منشور پیش کیا وہ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے، جن میں احترام انسانیت، بشری نفسیات ورجحانات اور انسان کے معاشرتی، تعلیمی، شہری، ملکی، ملی، ثقافتی، تمدنی اور معاشی تقاضوں اور ضروریات کا مکمل لحاظ کیا گیا ہے اور حقوق کی ادائیگی کو اسلام نے اتنی اہمیت دی ہے کہ اگر کسی شخص نے دنیا میں کسی کا حق ادا نہیں کیا تو آخرت میں اس کو ادا کرنا پڑے گا۔ اسی لیے اسلام نے ان حقوق کو بہت واضح طور پر پیش کیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ دو باتیں ہیں۔ اللہ تعالی کی بندگی و اطاعت اور اللہ کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک اسی لیے جیسے شریعت میں ہمیں خداوند عالم کے حقوق ملتے ہیں اسی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرح ایک انسان کے دوسرے انسان پر بھی حقوق رکھے گئے ہیں

۔

کہا جاتا ہے کہ انسان ایک سماجی حیوان ہے، انسان ایک سانپ کی طرح تنہا کسی بل میں اور ایک شیر کی طرح تنہا کسی غار میں زندگی نہیں گزار سکتا، وہ سماج اور خاندان کا محتاج ہے اور بہت سے رشتے داروں کے حصار میں زندگی بسر کرتا ہے۔ چنانچہ اس نسبت سے بھی انسان کے اوپر بہت سے حقوق عائد ہوتے ہیں۔ والدین اور اولاد کا حق، بیوی، بھائیوں اور بہنوں کا حق اور پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ یہ تمام حقوق اصل اسلامی حقوق کے دائرے میں آتے ہیں اس لئے شریعت میں انسانی حقوق کا دائرہ بہت وسیع ہے اور انہیں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

لیکن اقوام متحدہ کے بنائے گئے انسانی حقوق کے چارٹر میں دنیا کے ایسے خاکی انسان ہیں جو انسانی حقوق کے اجزا میں اتنی وسعت نہیں جس کے تحت کرہ ارض پر بسنے والی ہر شئے کے لئے مساویانہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقوق کی ادائیگی ہو سکے اور بفرض محال اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۸ میں بننے والا یہ چارٹر ۱۹۶۶ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اتفاق رائے سے انسانی حقوق کے عالمی بل کے موخر الذکر دو معاہدوں کو منظور کیا جس کے بعد اب تک اس بل کو انسانی حقوق کے بارے ایک مکمل دستاویز قرار دیا جاتا ہے۔ مگر افسوس! اس دعوے کے باوجود آج دنیا کے بیش تر ممالک میں کہیں رنگ و نسل کے نام پر، کہیں ذات پات کے نام پر ، تو کہیں مذہب کے نام پر انسانی حقوق کی بد ترین خلاف ورزیوں، اور انسانی حقوق کی پامالی کا سلسلہ جاری ہے۔ جبکہ اپنے قانون پر عمل درآمد کروانے میں اقوام متحدہ کا کردار انتہائی کمزور ہے۔

اگر یہ اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین پر خود عمل پیرا ہوتے تو اس منشور کی پہلے جز(شق) جس میں "ہر شخص کے آزاد پیدا ہونے اور اس کے حقوق اوراحترم کرنے کی تاکید کی گئی ہے" اس کا یہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حشر نہ ہوتا جو آج دنیا میں اس کی ناگفتہ بہ حالات ہے جس سے ساری دنیا ہی واقف ہے۔ کہیں بے بسی تو کہیں بے چارگی کا احساس، کہیں بھوک و پیاس کے غلبہ سے جاں بلب بچے، بوڑھے اور ناتواں لوگ ہیں تو کہیں ظلم و جبر اور تشدد کے خونی پنجوں میں جکڑے ہوئے لوگ اور کہیں لٹتی ہوئی عصمتیں اور سسکتی و بلکتی انسانیت! اس کے باوجود ہر سال انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ درواقع یہ انسانی کرامت کی عزت افزائی نہیں ہے بلکہ یہ انسانیت کی تذلیل وتوہین ہے۔

غربت و افلاس، بھوک مری اور لوگوں کے حقوق کی باتیں کرنے والے ارباب حکومت و سیاست میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جس نے اپنا مال کسی غریبوں، مسکینوں، یتیموں، فقیروں اور بے روزگاروں میں لٹا دیا ہو! کسی نے کسی کی کفالت اختیار کی ہو ،کسی نے راتوں کے اندھیروں صدقہ و خیرات بانٹے ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۔۔۔کوئی ایسا تو نہیں ملتا بلکہ سوئیس بینک اکاونٹ اور دیگر بینکوں میں عوام کی کمائی کا غبن کیا ہوا مال ضرور رکھا ہو گا!

کیا کہنا رسالۃ الحقوق کے خالق و مالک سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی زندگی کا ملاحظہ فرمایئے تو معلوم ہو گا کہ خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم المرتبت شخصیت نے اپنے اس آفاقی تعلیمات میں جو حقوق بیان فرمائیں تاریخ گواہ ہے کہ وہ اس پر عمل پیرا بھی تھے اور ثابت قدم بھی! جس کی دنیا مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

تاریخ کہتی ہے کہ وہ انتہائی درجے کے سخی اور خیر کے کاموں میں خرچ کرنے والے تھے، حجاج بن ارطاۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے دو مرتبہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا تھا۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ علی بن حسینؑ رات کے اندھیرے میں پشت پر روٹی لادے مساکین کو تلاش کرتے تھے اور فرمایا کرتے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تھے کہ رات کے اندھیرے میں چھپا کر صدقہ کرنا اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

شیبہ بن نعامہ کہتے ہیں جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ مدینہ منورہ کے سَو گھرانوں کی کفالت کرتے تھے۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ ان کے معاش کا انتظام کون کرتا ہے؟ لیکن جب علی بن حسین علیہ السلام کی ۲۵/ محرم الحرام سنہ ۹۵ ہجری کو شہادت ہوگئی تو وہ اس ذریعۂ معاش سے محروم ہوگئے، جو رات کو ان کے لیے سبب بنتا تھا۔

جریر بن عبدالحمید نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ جب علی بن حسینؑ کا انتقال ہوا (شہادت واقع ہوئی) تو لوگوں نے ان کی کمر پر کچھ نشان پائے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا کہ یہ اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بوجھ کی وجہ سے ہے جو رات کے اندھیرے میں یتیموں کے لیے لے جایا کرتے تھے۔

حضرت امام سجادؑ کے تمام تر اقدامات دینی پہلوؤں کے ساتھ سیاسی پہلوؤں کے حامل بھی ہوتے تھے اور ان ہی اہم اقدامات میں سے ایک غلاموں کی طرف خاص توجہ سے عبارت تھا۔

غلاموں کا طبقہ وہ طبقہ تھا جو خاص طور پر خلیفہ دوم عمر بن خطاب کے بعد اور بطور خاص بنی امیہ ملعون کے دور میں شدید ترین سماجی دباؤ کا سامنا کر رہا تھا اور اسلامی معاشرے کا محروم ترین طبقہ سمجھا جاتا تھا۔

امام سجادؑ نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی طرح اپنے [خالص اسلامی طرز عمل کے ذریعے عراق کے بعض موالی کو اپنی طرف متوجہ اور اپنا گرویدہ بنا لیا اور معاشرے کے اس طبقے کی سماجی حیثیت کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سید الاہل نے لکھا ہے: حضرت امام سجاد علیہ السلام جنہیں غلاموں کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ غلاموں کی خریداری کا اہتمام کرتے اور اس خریداری کا مقصد انہیں آزادی دلانا ہوتا تھا۔ غلاموں کا طبقہ امامؑ کا یہ رویہ دیکھ کر، اپنے آپ کو امامؑ کے سامنے پیش کرتے تھے تاکہ آپ انہیں خرید لیں۔ امامؑ ہر موقع مناسبت پر غلام آزاد کرتے تھے اور صورت حال یہ تھی کہ مدینہ میں آزاد شدہ غلاموں اور کنیزوں کا ایک لشکر دکھائی دیتا تھا اور وہ سب امام سجادؑ کے موالی تھے...

ہے ان کا ذکر مقدم جو بعد ذکر خدا

اسی سے ابتدا اور انتہا کرے بندہ

انہی کی ذات سے ہوتی ہیں سب بلائیں دور

انہی کی ذات سے ہوتا ہے نعمتوں کا وفور

سخی ہیں ایسے سخاوت پہ جا سکے نہ کوئی

کرم ہے ایسا کرامت پہ جا سکے نہ کوئی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ ہے اس امام برحق کی داستانِ حیات جس نے انسانی حقوق کا عالمی منشور اور ضابطۂ حیات بیان فرمایا ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر رائج انسانی حقوق کے آئین اور ڈیکلریشن کو بنانے والوں کا حال دیکھیے۔ سماجی انصاف اور انسانی خدمت کے نعروں پر بننے والے دنیا کے کرپٹ اور بدعنوان لیڈروں کے پاس کچھ ہو نہ ہو ملک و شہر سے باہر زمین و جائداد اور بینک اکاونٹس کا ہونا ضروری ہے۔ چاہے ملک میں غریبی، بے روزگاری اور جہالت کی قحط ہی کیوں نہ ہو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا! تو پھر یہ کیسا قانون اور کیسی باتیں جب انسانی کرامت کا پاس ولحاظ ہی نہیں تو بنایا ہوا قانون بے سود و بیکار ہے! جینے اور آزاد رہنے کا حق تو جانوروں کو بھی ہے اور انسانی سماج میں ہی آزاد زندگی گزار رہے ہیں اور اپنی مادی ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ پھر انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہا!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہی بنیادی فرق اسلام اور غرب کے افکار و نظریات کا ہے مغرب نے انسان کو محض ایک مشت خاک (Material) کے پتلہ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا لیکن اسلام نے انسان کو اس زمین پر خداوند عالم کا خلیفہ جانا ہے۔ جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے اپنا نمائندہ بنایا اور صرف اپنی اطاعت و بندگی کے لئے اسے پیدا کیا ہے ۔۔۔اس کی ضرورت صرف ،روٹی ،کپڑا اور مکان نہیں ہے بلکہ یہ کسی اعلیٰ ہدف و مقصد کے لئے پیدا کیا گیا جس کا تذکرہ شاعر مشرق علامہ اقبال یوں کرتے ہیں کہ انسان کا مقام ستاروں، سیاروں، چاند اور سورج سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے۔ انسان ایک زندہ حقیقت ہے جسے قدرت نے لازوال و لامتناہی خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ زمین سے نسبت رکھنے کے باوجود وہ کارہائے نمایاں سرانجام دے رہا ہے کہ عقل حیران اور خرد پریشان ۔ لہٰذا امام سجاد علیہ السلام نے انسان کی جن حقیقتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انسانی حقوق کا آیین مقرر کیا اس سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقوام متحدہ کافی دور نظر آتا ہے۔چنانچہ جب ہم امامؑ کے اس رسالہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان چیزوں کا بخوبی احساس کرتے ہیں۔

حق حیات:

حقوق انسانی کے عالمی چارٹر میں حق حیات پر تاکید کی گ ءی ہے حالانکہ دنیا کا ہر صاحب فہم انسان حیوانات کے بھی حق حیات کا قائل ہے۔جیسے ہماری فقہ میں بھی ہے کہ وہ سفر جو انسان شکار کے لئے کرتا ہے اگر انسان کو شکار کی ضرورت نہیں ہے اور وہ بدلخواہ تفریح طبع کی خاطر سفر کررہاہے تو اس کا سفر معصیت میں شمار کیا جائے گا۔

پس نتیجہ یہ ہوا کہ انسان حیوانوں کی بھی حیات کا قائل ہے جو انسان کے لئے کوئی خاص اہمیت وارزش نہیں رکھتا۔

حق مسکن:

اسی طرح سے اس چارٹر میں حق گھر انسان کے بنیادی حقوق میں شامل کیا گیا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حالانکہ اسلام آج سے چودہ سو سال پہلے حیوانوں کے رہنے کی مناسب جگہوں اور ایسی فضا کے بارے میں گفتگو کی ہے کہ جہاں وہ اپنی اجتماعی زندگی بہترین طریقہ سے بسر کر سکیں اور اس موضوع کے متعلق کافی پہلے کتاب بھی بعنوان" اسلام میں حیوانوں کے حقوق" لکھی جاچکی ہے۔بنابر ایں یہ کہنا حق بجانب ہے کہ مغرب کی نگاہوں میں انسان کی اہمیت بس ایک حیوان سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے اور اسکے سارے قوانین مادی مسائل کے ارد گرد ہی گردش کر رہے ہیں۔

لیکن اسلام کو یہ طرہ امتیاز حاصل ہے کہ اس نے انسان کو حیوان نہیں بلکہ اشرف مخلوقات اور خدائی الہامات و تجلیات کا اسے مرکز جانااور اس کے لئے وہ قوانین وضع کئے کہ وہ کمال و سعادت کے انتہائی منزل پر فائز ہوسکے لہذا"انسان بماہوا انسان" صرف مادی ضرورت کا ہی خواہاں نہیں ہے بلکہ اسے معنوی اور روحانی غذاوں کی بھی ضرورت ہے لہذا اسلام کی نگاہ میں مادی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ضروریات کے ساتھ ساتھ اس کے معنوی امور پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔اس لئے یہ کہنا ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ رسالہ حقوق امام سجاد علیہ السلام انسان کے معنوی حقوق کا نچوڑ، خلاصہ اور ماحصل ہے ۔جس سے پورا مغرب محروم نظر آتا ہے جسے صدیوں پہلے امام نے اپنے رسالہ میں بیان فرمادیا۔جن لوگوں کا مطمع نظر صرف لذت پرستی اور عیش ومنفعت پرستی ہو انکے مشام تک معنویت کی بو ہرگز نہیں پہنچ سکتی اوروہ کبھی بھی انفرادی اور معاشرتی حقوق و حدود کی ادائیگی کی ذمہ داری اپنے اندار احساس نہیں کرسکتے لہذا اقوام متحدہ کے پورے انسانی حقوق کے چارٹر کا مطالعہ کیا جائے تو یہی نتیجہ مغرب کے مشام تک اجن کا تصور تیسری دنیا کے لوگوں کے لئے قابل ہضم نہیں ہے کیونکہ انھوں نے انسان پر جب بھی کوءی گفتگو کی اس کے مادی پہلو پر ہی بحث وگفتگو کی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ا۔ حقوق الٰہی:

مثال کے طور پر امام کے رسالہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب امامؑ حقوق پر گفتگو فرماتے ہیں تو سب سے پہلے خداوند عالم کے اس حقوق کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے بندوں پر واجب ہیں۔ لیکن مغرب خدا کے کسی حقوق کا قائل نہیں ہے اور نہ ان کے یہاں اس قسم کے کوئی حقوق بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ان کے یہاں قانون بنانے والی سب سے بڑی قوت و طاقت انسان ہے۔ اور اسی پر Humanism کی پوری عمارت کھڑی ہے کہ انسان سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ اسی سے ساری چیزوں کا آغاز ہے اور اسی پر ساری چیزوں کا اختتام بھی ہے۔ سارے امر و نہی اور قانون گزاری کا حق وہی رکھتا ہے۔

مغربی اقتدار تصور میں انسان کو ہی سب سے اونچا درجہ دیا گیا ہے اور اس سے بڑا کسی اور کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لہٰذا انسانی حقوق کا عالمی چارٹر جو مغرب کی جانب سے دنیا کے سامنے آیا اس پر نظر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ڈالیے تو یہ احساس خودبخود ہو جائے گا کہ اس پر خدا کی جگہ انسان معبود بن کر مسلط ہے۔ جو کچھ ہے وہ انسان ہے اس کی کارکردگی میں کسی اور قوت و توانائی کا کوئی دخل نہیں ہے لیکن یہ چیز امام سجاد علیہ السلام کے یہاں نہیں ملتی بلکہ آپ کے تصور حقوق سے قلب و ضمیر متاثر ہوتے ہیں۔ آپ اپنی ابتدائی گفتگو میں فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا حق وہ ہے جو خداوند عالم انسان کے بنسبت انسانوں پر رکھا ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں تمام حقوق کا منشا خداوند عالم کی ذات بابرکت ہے خدا ہی تمام اعلیٰ ترین عصمت و عظمت کا حامل ہے اور سب اسی سے اپنے حقوق و فرائض اورادارک حاصل کرتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کا عالمی منشور اس عظمت و شرف سے خالی ہے۔۔۔اس چارٹر میں تنہا انسان کو صاحب حق جانا گیا اور خدا کے نام سے کسی چیز کو منتسب نہیں کیا گیا حالانکہ رسالۃ الحقوق کی ابتدا ہی حقوق اللہ سے ہوتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔ اعضاو جوار کا حق:

امام سجاد علیہ السلام نے خداوند عالم کے حق کے بعد اعضاو جوارح کے وہ حقوق بیان فرمائیں ہیں جو ہر انسان کی گردن پر عاءد ہے ۔اور یہ امور بھی اس چارٹر میں نہیں بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے افکار و نظریات میں انسان کسی اور اہمیت کا حامل ہے۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ تمہارے اعضائے بدن کے ہر عضو کے لئے ایک حق مقرر کر دیا ہے۔

تمہاری زبان کا تم پر حق ہے جس کی رعایت نہ کی تو روز قیامت، تمہارے سارے اعضائے بدن تمہارے خلاف تمہاری شکایت کریں گے اس لئے کہ تم نے ان کے حقوق کو ادا نہیں کیا۔

۳۔ حقوق افعال واعمال:

ان مراحل کے بعد امام فرماتے ہیں: جو کام تم انجام دیتے ہو اس سے نیز دیگر حقوق کی شقیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر نماز کا حق نماز میں ادا کی جائے؛ اگر کوءی حالت نماز میں نماز کے جو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقوق ہیں ادا نہ کیا تو روز قیامت یہ افعال تمہاری گردن پر باقی ہیں ہو سکتا ہے یہ افعال تمہارے خلاف بارگاہ خداوندی میں شکوہ کریں یا نسبت بہ حج آپ فرماتے ہیں: حج کا بھی حق ہے لہذا حج کے وقت حج کے حقوق کی اداءیگی کرو۔۔۔ یہ وہ مطالب ہیں جو مغربی آیین میں ڈھونڈنے سے نہیں ملیں گے۔ یا صدقہ کے حقوق کی بنسبت فرماتے۔۔۔ تمہارا صدقہ کسی محتاج و غریب یا فقیر و مومن کی تحقیر کا باعث نہ ہو اگر ایسا ہوا تو سمجھو تم نے صدقہ کا حق ادا نہیں کیا حتی اگر تم چاہتے راہ خدا میں قربانی کرو تو اس کا بھی حق ادا کرو۔۔۔ یہ وہ مطالب ہیں جو مغرب کے تصورات سے ماورا ہیں لیکن امام سجاد علیہ السلام نے اسے بہترین پیرائے میں بیان فرمادیا ہے۔

دیگر مسائل میں سے ایک مسئلہ جو دور حاضر کا وبال جان بنا ہوا ہے وہ کرپٹ لیڈر و حکمراں اور بد عنوان ارباب سیاست کا ہے جس سے پوری دنیا کے لوگ نالاں ہیں۔۔۔ اس رسالہ میں امام نے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسے بھی مورد توجہ قرار دیتے ہوئے حاکم و رعایا کے متقابل حقوق کے ساتھ ساتھ استاد کا حق؛ شاگرد کا حق؛ شوہر کا حق؛ بیوی کا حق؛ والدین کا حق نیز دیگر بہت سے معارف کو مورد بحث قرار دیا ہے جس سے بین الاقوامی تنظیموں کا انسانی حقوق کا چارٹر خالی ہے۔۔۔ اگر یہ حقوق بین الاقوامی سطح پر عمل پیرا ہو جائیں تو بنی نوع انسان کے بہت سے مسائل مشکلات وہ چاہے خاندانی ہو یا اجتماعی حل ہوسکتے ہیں حتی بعض کرپشن و بدعنوانیوں کا بھی سد باب ہو سکتا ہے۔۔۔ اور ان سارے مسائل ومشکلات کی واحد وجہ ایک دوسرے کے حقوق سے عدم آگاہی اور بے خبری ہے ۔۔۔ مغرب کے ٹکڑوں پر پلنے والا میڈیا کو اس فضا میں وارد ہو کر ان حقوق کو عام کرنا چاہیے تاکہ انسانی سماج حیوانیت سے نکل کر روحانیت کی راہ پر بھی گامزن ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔رعایاکے حکمرانوں پر حقوق:

رعایاکے حکمرانوں پر حقوق یہ ہیں کہ وہ اس امانت کو قائم رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذمے رکھی ہے۔وہ رعیت کی خیر خواہی کے کام سرانجام دینالازم سمجھیں اور ایسی متوازن راہ پر چلیں جو دنوی اور اخروی مصلحتوں کی کفیل ہو۔

یہ مومنوں کے راستے کا اتباع ہو گا اور یہی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طریقہ تھا،کیونکہ اسی میں ان کی،ان کی رعیت کی اور ان کے ماتحت کام کرنے والوں کی سعادت ہے۔اور یہی وہ چیز ہے جس میں رعیت زیادہ سے زیادہ اپنے حکمرانوں سے خوش اور مربوط رہ سکتی ہے۔ان کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتی ہے اور اس امانت کی حفاظت بھی ہو سکتی ہے جس کے لیے رعیت نے اسے حاکم بنایا تھا۔کیونکہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اسے لوگوں سے بچاتا ہے اور جو شخص اللہ کو راضی رکھتا ہے اللہ اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور اسے لوگوں کی رضامندی اور مدد سے بے نیاز کر دیتا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے کیونکہ دل تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

۵۔حکمرانوں کے رعایا پر حقوق

حکمرانوں کے رعایا پر حقوق یہ ہیں کہ وہ حکمرانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے جذبے سے صحیح مشورے دیں۔انہیں نصیحت کرتے رہیں تاکہ وہ راہ راست پر قائم رہیں۔اگر وہ راہ حق سے ہٹنے لگیں تو انہیں راہ راست کی طرف بلائیں،ان کے حکم بجالانے میں اللہ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو تو اسے بجالائیں کیونکہ اسی صورت میں سلطنت کا کام اور انتظام درست رہ سکتا ہے اور اور اگر حکمرانوں کی مخالفت اور نافرمانی کی جائے تو انار کی پھیل جائے گی اور سب کام بگڑ جائیں گے،اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی،اپنے رسول اور حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔فرمان الہی ہے:مومنو!اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نیز امام علیہ السلام کردہ حقوق کے موارد کا تعارف:

خدا کا حق، نفس کا حق، زبان کا حق، کان کا حق، آنکھ کا حق، ہاتھ کا حق، پیر کا حق، شکم کا حق، شرمگاہ کا حق، نماز کا حق، حج کا حق، روزہ کا حق، صدقہ کا حق، قربانی کا حق، حاکم و سلطان کا حق، استاد کا حق، مالک کا حق، رعایا کا حق، شاگردوں کا حق، بیوی کا حق، حق مملوک، ماں کا حق، باپ کا حق، اولا کا حق، بھائی کا حق، فرمانروا کا حق، غلاموں کا حق، نیکی کرنے والوں کا حق، موذن کا حق، امام جماعت کا حق، ہمنشینوں کا حق، پڑوسیوں کا حق، دوست کا حق، شریک کار کا حق، مال کا حق، قرض خواہ کا حق، معاشرہ کا حق، مدعی کا حق، مدعی علیہ کا حق، مشورہ لینے دینے والے کا حق، مشاور کا حق، نصیحت طلب کرنے والے کا حق، نصیحت کرنے والے کا حق، بزرگ کا حق، چھوٹے کا حق، سائل کا حق، مسئول کا حق، تم کو خوش کرنے والوں کا حق، قول و فعل سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہارے ساتھ برا کرنے والوں کا حق، ہم مذہب، ہم وطن اور اہل کتاب کا حق۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا یہ رسالہ درواقع انسانی عظمت وکرامت اور شرف کا ایک موجزن سمندر ہے جو ہمارے کشتی حیات کو صحیح راہ پر گامزن کرسکتا ہے۔

تفصیل کے لئے آیینہ حقوق، تفصیل الحقوق، راہ ورسم زندگی از نظر امام سجاد علیہ السلام، وغیرہ جیسی کتابوں کی طرف رجوع اور مطالعہ کے بعد اپنے دینی دنیوی، سماجی اور معاشرتی فرائض و حقوق کو سمجھ کر دوسروں تک وہ الہامی اور آفاقی پیغام پہنچاسکتے ہیں جو موجود دور میں نئ نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوسکے۔

یہ وہ دستور العمل اور ضابطۂ حیات ہے جس کے حصار میں پوری عالم بشریت محصور ہے۔اس سے خود بھی طلب فیض کریں اور اپنی نئ نسلوں کو بھی اس سے آشنا کریں۔

بے ذوق نمو زندگی موت ہے　　　تعمیر خودی میں ہے خدائی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آخر میں بارگاہ واہب العطیات میں دعا ہے کہ پروردگار! ہمیں اس امام ہمامؑ کی سیرت اور آنحضرتؐ کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، جس نے ہمیں ایک مرد مومن اور انسان کامل کے صفات سے آشنا اور احترام آدمیت و فلاح انسانیت کی راہ میں جدوجہد کرنے کا ایک نادر دستور العمل دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسالۃ الحقوق کا آفاقی منشور

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

ایک خوبصورت، خوشگوار، بامقصد اور کامیاب زندگی گزارنی ہو تو امام علیہ السلام کے پیش کردہ ان 'اصولوں' پر نہایت ہی دیانتداری سے عمل درآمد ہونا پڑے گا.

اس منشور حیات کا ہر پہلو چمکتے اور دمکتے سورج کی مانند تمام نوع انسانی کے لئے جلوہ گر ہے جس کی روشن کرنیں تمام عالم بشریت کی فردی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبے کو منور کرنے کی استعداد و صلاحیت رکھتی ہے۔۔۔لہذا نیچے بیان شدہ معارف کو باغور پڑھیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱.خدا کا حق

خدا کا حق جو کہ تمام حقوق سے بڑا ہے وہ یہ ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دو۔

جب تم خلوص کے ساتھ اس کی عبادت کروگے تو خدا نے بھی اپنے اوپر لزم کر لیا ہے کہ وہ دنیوی اور اخروی چیزوں میں تمہاری کفایت کرے اور تمہارے لیے تمہاری محبوب و پسندیدہ چیزوں کو محفوظ رکھے۔

۲.نفس کا حق

تمہارے نفس کا تم پر یہ حق ہے کہ اسے بھرپور طریقہ سے راہ خدا میں مشغول رکھو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے اپنی زبان کا حق، اپنے کان کا حق، اپنی آنکھ، ہاتھ، پاوں اور شکم و شرمگاہ کا حق ادا کر دیا اور دیکھو ان کے حقوق کی ادائیگی میں خدا سے مدد طلب کرتے رہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳.زبان کا حق

زبان کا حق یہ ہے کہ اسے گالی گلوچ سے محفوظ رکھو اور اسے نیک و شائستہ بات کہنے کا عادی بناؤ اسے باادب بناؤ اسے ضرور اور دین و دنیا کے فائدے کے علاوہ بند ہی رکھو اور زیادہ چلنے، بے فائدہ بولنے سے روکو کہ تم اس کے نقصان سے محفوظ نہیں ہو اور اس کا فائدہ کم ہے، زبان عقل کا گواہ اور اس کی دلیل سمجھی جاتی ہے اور عقلمند کا عقل کے زیر سے آراستہ ہونا اس کی خوش بیانی ہے، مدد تو بس خدائے بزرگ و برتر ہی کی طرف سے ہے۔

۴.کان کا حق

کان کا حق یہ ہے کہ تم اسے (ہر چیز کے لیے (اپنے دل کا راستہ بننے سے دور رکھو، ہاں اسے اس بہترین بات کے لیے دل کا راستہ بناو جو تمہارے دل میں پیدا ہو جو تمہیں بہترین اخلاق سے آراستہ کرتے کیونکہ کان دل کا راستہ ہے اور وہ بہترین معافی کو درک کرتا ہے کان دل تک خیر یا شر کو پہنچاتا ہے اور طاقت و قوت صرف خدا کی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵. آنکھ کا حق

آنکھ کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کو اس چیز سے بند کر لو جو تمہارے لیے حالل و روا نہیں ہے اور آنکھ سے وہی دیکھو جس سے عبرت ہو اور جس سے تم بینا ہو جاو جہاں سے تم کوئی علم حاصل کر سکو کیونکہ آنکھ عبرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶. پیر کا حق

تمہارے پیروں کا حق یہ ہے کہ ان سے اس چیز کی طرف نہ جاو جو تمہارے لیے حالل نہیں ہے اور انہیں اس راستہ کے لیے اپنی سواری نہ بناو جو چلنے والے کی سبکی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ وہ تمہیں اٹھاتے ہیں اور دین کا طرف لے جاتے ہیں اور تمہارے آگے بڑھنے کا سبب ہوتے ہیں اور خدا کے عالوہ کوئی قوت و طاقت نہیں ہے۔

۷. ہاتھ کا حق

ہاتھ کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ اسے اس چیز کی طرف نہ بڑھاؤ جو تمہارے لیے حلال نہیں ہے) کیونکہ اگر ایسا کروگے تو (آخرت میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا کے عقاب میں مبتلا ہو گے اور دنیا میں بھی لوگوں کی مالمت سے محفوظ نہیں رہو گے اور اسے اس چیز سے نہ روکو جو خدا نے اس پر واجب کی ہے اور اس کا احترام اس طرح کرو کہ ان سے بہت سے ایسے کام انجام نہ دو جو اس کے لیے حالل نہیں ہیں اور ان کو ان چیزوں کے لیے کھولو جن میں ان کا نقصان نہیں ہے پھر اگر اس دنیا میں ہاتھ حرام سے باز رہے یا عقل و شرافت سے کام لیا تو آکرت میں ان کے لیے ثواب ہے۔

۸. شکم کا حق

تمہارے شکم کا حق یہ ہے کہ اسے قلیل و کثیر حرام کا ظرف نہ بناو بلکہ حالل میں سے بھی اسے اس کے اندازہ کے مطابق دو اسے تقویت کی حد سے نکال کر شکم سیر ی اور بے مروتی کی حد تک نہ پہنچاؤ اور جب وہ بھوک و پیاس میں مبتال ہو تو اسے قابو میں رکھو کیونکہ شکم سیر ی، سستی و کسالت کا باعث ہوتی ہے اور ہر نیک و مستحسن کام کی انجام دہی ہے)انسان کو(باز رکھتی ہے اور جو مشروب اپنے پینے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

والے کو مست کر دے وہ اس کی سبکی، نادانی اور بے مروتی کا سبب ہوتا ہے۔

.۹ شرمگاہ کا حق

تمہارے اوپر تمہاری شرمگاہ کا حق یہ ہے کہ اسے اس چیز سے محفوظ رکھو جو تمہارے لیے حلال نہیں ہے اور اس سلسلے میں تم آنکھ کو بند کر کے مدد حاصل کرو کہ یہ بترین مدد گار ہے۔ دوسرے موت کو یاد کر کے اور اپنے نفس کو خود خدا سے ڈرا کر مدد حاصل کرو اور اس سلسلے میں عصمت و تحفظ اور تائید خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور اس کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔

.۱۰ نماز کا حق

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ نماز تمہیں خدا کے حضور میں پہنچاتی ہے اور نماز میں تم خدا کے سامنے کھڑے ہوتے ہو جب تم اس بات کی طرف متوجہ ہو جاو کہ تم خدا کے سامنے ہو تو تمہیں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے جس طرح ذلیل، عاجز، مشتاق، حیران و خوف زدہ،

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امیدوار، محتاج، گریہ وزاری کرنے واال کھڑا ہوتا ہے اور جس کے سامنے تم کھڑے ہو اس کی عظمت کو سمجھتے ہوئے ساکن، سر جھکائے اعضاکے خشوع و فروتنی کے ساتھ اس کی عظمت کالحاظ رکھو اور اپنے دل میں اس سے بہترین طریقہ مناجات و دعاکے ذریعہ اپنی گردن کو ان خطاؤں سے آزاد کرنے کی التماس کرو جو اس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں ان گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرو اور کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے خدا کے۔

۱۱. روزہ کا حق

روزہ کا حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزہ ایک پردہ ہے جو خدا نے تمہاری زبان، تمہارے کان، تمہاری آنکھ، تمہاری شرمگاہ اور تمہارے پیٹ پر ڈال دیا ہے کہ اس کے ذریعے تمہیں آگ سے بچائے پھر اگر تم نے روزہ نہ رکھا) یا چھوڑ دیا(تو تم نے اپنے اوپر پڑے ہوئے خدا کے پردہ کو چاک کر ڈاال، اسی طرح حدیث میں بھی بیان ہوا ہے روزہ جہنم سے بچنے کے لیے تمہاری زرہ ہے۔ اگر اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پردہ سے تمہارے اعضاوجوارح کو آرام ملتاہے تواس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ امید ہوگئی ہے کہ تم پردے میں ہو اور اگر تم نے اس پردہ کا پاس ولحاظ نہ کیاتواتم نے اس کے پردے میں خلل ورخنہ ڈال دیااور جب تم نے پردہ اٹھایاتو تمہاری نگاہ اس چیز کو دیکھے گی کہ جس کو تمہیں نہیں دیکھناچاہیے وہ شہوت کو بھڑکانے والی ہے وہ تمہیں خدا کی پناہ سے نکال دے گی۔ اور جہاں پردہ چاک ہو جائے اور تم اس سے باہر نکل جاوت وہاں تمہیں خود کو محفوظ نہیں سمجھناچاہیے قوت و طاقت خدا ہی کی ہے۔

۱۲. حج کا حق

حج کا حق یہ ہے تمہیں یہ معلوم ہوناچاہیے کہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف ایک سفر اور تمہارااپنے گناہوں سے اس کی طرف فرار ہے حج کے وسیلہ سے تمہاری توبہ قبول ہوتی ہے اور تم اس عمل کے ذریعے اس واجب کوانجام دیتے ہو جس کو خدانے تم پر الزم قرار دیاہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳. صدقے کا حق

صدقہ کا حق، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تمہارے پروردگار کے پاس تمہارا ذخیرہ اور امانت ہے کہ جس کے لیے گواہ لانے کی ضرورت نہیں ہے اور جب تمہیں یہ معلوم ہو گیا تو جو صدقہ تم مخفی طور پر دو گے اس سے تم اس صدقہ کی بہ نسبت زیادہ مطمئن رہو گے جو تم کھلم کھلا دیتے ہو۔ تمہارے شایان یہی ہے کہ جو تم نے آشکارا طور پر کیا ہے اب اسے چھپا کر انجام دو، بہر حال تم اس طرح صدقہ دو کہ اسے نہ کان سنیں اور نہ آنکھیں دیکھیں بلکہ سربستہ طور پر دو اور تمہیں اس پر یہ اعتماد رہے کہ وہ تمہاری طرف پلٹ کر آئے گا اس شخص کی مانند نہ ہو جاو کہ جو صدقہ کے واپس لوٹنے پر اعتماد نہیں رکھتا ہے۔ پھر اپنے صدقے کے ذریعے کسی پر احسان نہ جتاو کیونکہ وہ تمہارا ہی ہے اگر اس پر احسان جتاوگے تو تم محفوظ نہیں رہو گے۔ بلکہ اسی بد حالی میں مبتلا ہو گے جس میں وہ شخص مبتلا ہے جس پر تم نے احسان جتایا ہے کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تم نے یہ نہیں چاہا کہ وہ مال

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہارا رہے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لیے باقی رہے تو کسی پر احسان نہ جتاتے طاقت صرف خدا کی ہے۔

۱۴. قربانی کا حق

قربانی کا حق یہ ہے کہ تم اسے اپنے پروردگار کے لیے خالص کرو اور اسے اس کی رحمت و قبولیت کے لیے پیش کرو لوگوں کے کھانے کے لیے نہیں، اگر تم اس طرح قربانی کروگے تو خود کو زحمت میں نہیں ڈالوگے اور نہ تکلف کروگے کیونکہ اس سے تمہارا مقصد قربانی ہے۔ جان لو کہ تم خداوند عالم بارگاہ میں آسانی سے باریاب ہوگے اور زحمت و مشقت کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ خدا نے بندوں کی تکلیف کو آسان کردیا ہے انہیں سختی میں مبتلا نہیں کرنا چاہا۔ اسی طرح اس کی بارگاہ میں تمہارا فروتنی و انکساری کرنا تمہارے لیے تکبر کرنے سے بہتر ہے کیونکہ کلفت و مشقت، جاہ و منصب کے بھوکے لوگوں کے لیے ہے لیکن فروتنی اور درویش منشی میں نہ تو کوئی تکلیف

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے اور نہ ہی کوئی خرچ، کیونکہ ی فطرت و سرشت کے مطابق ہے اور طبیعت میں موجود ہے اور طاقت و قوت صرف خدا کی ہے۔

۱۵. حاکم کا حق

پیشوائے حکومت کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کے لیے آزمائش و امتحان کا سبب قرار دیئے گئے ہو اور اس کا جا تسلط تم ہے وہ بھی اس کے ذریعے آزمایا جاتا ہے۔ لہذا اس کی بات کو تم خلوص کے ساتھ سنو اور اس سے اس وقت جھگڑا نہ کرو جب وہ تمہارے اوپر تسلط رکھتا ہو کہ اس صورت میں تم اپنیا ور اس کی ہالکت کا سبب بنو گے اس کے ساتھ اتنی نرمی اور فروتنی سے پیش آو کہ اس کی رضا حاصل کر لو تا کہ وہ تمہارے دین کو کوئی نقصان نہ پہنچائے اور اس سلسلے میں تم خدا سے مدد طلب کرو اس پر برتری حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو اور اس سے دشمنی نہ کرو اگر ایسا کرو گے تو اسے بھی نقصان پہنچاو گے اور خود کو بھی، اسے اپنی طرف سے متنفر کرو گے اور اسے معرض ہالکت میں پہنچاو گے۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم ضرر میں اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے معاون ہو جاو اور وہ جو بھی تمہارے ساتھ کرے اس کے شریک ہو جاو۔ اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔

۱۶. استاد کا حق

تمہارے اوپر معلم و استاد کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کرو اور اس کی درسگاہ کا احترام کرو اور اس کے درس کو غور سے سنو اور ہمہ تن گوش رہو، اس کی مدد کرو تاکہ وہ تمہیں اس چیز کی تعلیم دے جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں تم اپنی عقل کو آمادہ کرو اور اپنے فہم و شعور اور دل کو اس کے سپرد کر دو اور لذتوں کو چھوڑ کر اور خواہشوں گھٹا کر اپنی نظر کو اس پر مرکوز کر دو۔ تمہیں یہ جان لینا چاہیے کہ جو چیز وہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اس میں تم اس کے قاصد ہو چنانچہ تمہارے اوپر الزم ہے کہ اس چیز کی تم دوسروں کو تعلیم دو اور اس فرض کو تم بخوبی ادا کرو اور اس کا پیغام پہنچانے میں خیانت نہ کرو اور جس چیز کو تم نے اپنے ذمہ لیا ہے اس پر عمل کرو اور طاقت و قوت صرف خدا کی طرف سے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷. مولا کا حق

لیکن اس شخص کا حق جو تم پر سلطنت رکھتا ہے (مالک کا حق، بادشاہ کے حق کی مانند ہے) وہ بادشاہ ہی کی مانند ہے مگر یہ کہ مالک خاص حق رکھتا ہے جو بادشاہ نہیں رکھتا اور اس کا یہ مخصوص حق ہر کم و بیش میں تم پر اس کی اطاعت کو لازم کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا حق خدا کے واجب حق کے برخلاف نہ ہو اور تمہارے اور خدا کے حق کے درمیان حائل نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو خدا کا حق مقدم ہے اور جب تم حدا کا حق ادا کرو دگے تو پھر مالک کے حق کی نوبت ہے اس کو ادا کرو۔ خدا کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

۱۸. رعیت کا حق

لیکن جب رعیت پر تمہاری حکومت ہو تو اس وقت تمہارے اوظر اس کے یہ حقوق ہیں، تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تم نے اپنی زیادہ طاقت سے انہیں اپنی رعیت بنالیا ہے تو یہ ان کی کمزوری و عاجزی تھی جس نے انہیں رعیت کی جگہ پہنچا دیا تو اس کا کیا حق ہے کہ جس کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ضعف و ذلت نے تمہیں اتنا بے نیاز کر دیا کہ اسے تمہاری رعیت بنا دیا اور اس پر تمہارے حکم کو نافذ کر دیا، اب وہ اپنی طاقت و عزت کے ساتھ تمہارے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا، اسے تمہارے ترحم و حمایت اور صبر و تسلی کے علاوہ تمہاری جو بات ناگوار گزرتی ہے تو اس میں وہ خدا ہی سے مدد چاہتا ہے اور جب تمہیں یہ معلوم ہو کہ خدا نے تمہیں کتنی عزت او قوت عطا کی ہے کہ جس کے ذریعہ تم دوسروں پر غالب آ گئے تو اس وقت تمہارا کیا فریضہ ہے؟ سوائے اس کے کہ تم خدا کے شکر گزار ہو جاؤ اور جو خدا کا شکر ادا کرتا ہے خدا اس کو زیادہ نعمت عطا کرتا ہے۔ اور خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

.۱۹ شاگرد کا حق

لیکن تمہاری علمی رعیت، شاگردوں کا حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدا نے تمہیں جو علم عطا کیا ہے اور حکمت کا جو خزانہ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں شاگردوں کا سرپرست بنایا ہے اپھر اگر تم نے اس سرپرستی کے حق کو اچھی طرح ادا کر دیا اور ان کے لیے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مہربانی خزانچی اور خیر خواہ مولا قرار پائے جو کہ صابر خدا خواہ ہے جب وہ کسی ضرورت مند کو دیکھتا ہے تو وہ ااپنے پاس موجود اموال میں سے اسے دیتا ہے تم رشدیافتہ اور باایمان خادم ہو ورنہ خدا کے خیانتکار اروا س کی مخلوق کے لیے ظالم اور عزت و نعمت کے سلب ہونے کا سبب ہو۔

۲۰.شریک حیات کا حق

نکاح کے ذریعہ جو حق تمہارے اوپر مسلم ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ اسے خدا نے تمہارے لیے باعث سکون و آرام اور مونس و انیس اور نگہبان قرار دیا ہے اسی طرح تم دونوں پر یہ فرض ہے کہ اپنے شریک حیات کے وجود پر خدا کا شکر ادا کرے اور یہ جان لے کہ یہ خدا کی نعمت ہے جو اس نے اسے عطا کی ہے اس لئے ضرور ہے کہ وہ خدا کی نعمت کی قدر کرے اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اگر تمہاری شریک حیات پر تمہارا حق زیادہ سخت ہے اور جو تم پسند کرتے ہو اور جو پسند نہیں کرتے اس میں اس پر تمہاری طاعت زیادہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لازم ہے بس اس میں گناہ نہ ہو۔ لیکن اس کا بھی تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آؤ اور وہ بھی اس لذت اندوزی کے لیے تمہارے لیے مرکز سکون ہے کہ جس سے مفر نہیں ہے اور یہ بجائے خود بہت بڑا حق ہے۔ اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

۲۱. غلام کا حق

تمہارے مملوک اور غلام کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ تمہارے پروردگار ہی کا پیدا کیا ہوا ہے وہ بھی تمہاری ہی طرح گوشت اور خون رکھتا ہے تم اس لیے اس کے مالک نہیں ہو کہ تم نے اسے پیدا کیا ہے بلکہ اسے خدا نے پیدا کیا ہے اور نہ تم نے اس کو کان اور آنکھ عطا کی ہے اور نہ اسکی روزی تمہارے ہاتھ میں ہے بلکہ اس سلسلے میں خدا نے تمہاری مدد کی ہے کہ اسے تمہارے تابع کر دیا اور تم کو اس کا امین قرار دیا اور اسے تمہارے سپرد کر دیا تاکہ تم اسکی حفاظت کرو اور اس کے ساتھ اسی جیسا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سلوک کرو اسے وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی کپڑا پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اگر وہ تمہیں پسند نہیں ہے تو تم اس کی ذمہ داری سے بری ہو جاؤ جو خدا کی طرف سے تم پر عائد ہوئی ہے اور اس کو دوسرے سے بدل لو خدا کی مخلوق کو تکلیف نہ دو، کہ خدا کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔

۲۲. ماں کا حق

ماں کا حق یہ ہے کہ تم جان لو اس نے خوشی خوشی تمہارا بار اٹھایا اور تمہیں آفتوں سے دور رکھ کے جنم دیا۔ پس ان زحمتوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی ماں کا شکر ادا کرو۔ یہ شکر اور قدردانی خدا کی مدد اور توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ماں کا حق یہ ہے کہ تم جان لو اس نے اپنا خون جگر تمہیں پلایا ہے جب کہ اس طرح کوئی فداکاری نہیں کرتا۔ تو ان زحمتوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی ماں کا شکر ادا کرو۔ یہ شکر اور قدردانی خدا کی مدد اور توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ماں کا حق یہ ہے کہ تم جان لو خود بھوکی رہی مگر تمہیں شکم سیر کیا، اس کے پاس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کپڑے نہیں تھے مگر تمہیں گرمی و سردی سے محفوظ رکھا، خود پیاسی رہی مگر تمہیں سیراب کیا اور خود دھوپ میں جلتی رہی مگر تمہیں سائے میں رکھا۔ تو ان زحمتوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی ماں کا شکر ادا کرو۔ یہ شکر اور قدردانی خدا کی مدد اور توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ماں کا حق یہ ہے کہ تم جان لو اس نے اپنی نیندیں حرام کر کے تمہیں سکون کی نیند سونے دیا۔ پس ان زحمتوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی ماں کا شکر ادا کرو۔ یہ شکر اور قدردانی خدا کی مدد اور توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۲۳. باپ کا حق

تمہارے اوپر تمہارے باپ کا حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہاری اصل و بنیاد ہے اور تم اس کی شاخ اور فرع ہو اگر وہ نہ ہوتے تو تمہارا وجود نہ ہوتا پس جب تم اپنے اندر کوئی ایسی چیز دیکھو کہ جو تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دے تو اس وقت تم یہ خیال

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرو کہ اس نعمت کا سبب تمہارا باپ ہے اور اس پر خدا کا شکر اور ثنا کرو اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔

۲۴. اولاد کا حق

تمہارے اوپر بیٹے کا حق یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ وہ تمہارا ہی ہے دنیا میں تمہی سے وابستہ ہے اور اس کا خیر و شر بھی تمہاری ہی طرف منسوب ہوتا ہے اور یہ ذمہ داری تمہاری ہے کہ اسے ادب سکھاؤ، اس کے پروردگار کی طرف اس کی راہنمائی کرو اور اس کی اطاعت میں اس کی مدد کرو اگر تم اس ذمہ داری کو پورا کروگے تو ثواب پاؤ گے اور اگر اس کی انجام دہی میں کوتاہی کروگے تو سزا پاؤگے۔ پس اس کے لیے اس طرح نیک عمل کرو کہ اس کا حسن و جمال دنیا میں آشکار ہو جائے اور اس کی جو بہترین سرپرستی تم نے کی ہے اور جو نتیجہ تم نے حاصل کیا ہے وہ خدا کی بارگاہ میں تمہارے اور اس کے درمیان ایک عذر ہو جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۵. بھائی کا حق

تمہارے بھائی کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ تمہارا ہاتھ ہے اور تمہارے لیے پشت پناہ ہے کہ جہاں تم پناہ گیزیں ہوتے ہو وہ تمہاری عزت ہے کہ جس پر تم اعتماد کرتے ہو اور وہ تمہاری قوت ہے کہ جس کے ذریعہ تم حملہ کرتے ہو پس اسے داکی معصیت و نافرمانی کا ذریعہ و حربہ نہ بناؤ اور اس کے وسیلہ سے خدا کی مخلوق پر ظلم نہ کرو تم اس کے حق میں اس کی مدد کرو اور اس کے دشمن کے خلاف اس کی نصرت کرو اس کے اور شیطان کے درمیان حائل ہو جاؤ اور اسے نصیحت کرنے میں پورا حق ادا کرو اور اسے خدا کی طرف بلاؤ پھر اگر وہ اپنے پروردگار کا مطیع ہو جائے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے تو ٹھیک، ورنہ تمہارے نزدیک خدا کو مقدم ہونا چاہئے اور اسے تمہارے لیے عظیم ہونا چاہئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶. آزاد کرنے والے کا حق

لیکن جس مولا نے تمہیں نعمت سے نوازا ہے اور تمہیں آزاد کیا ہے اس کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ تم کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہیں آزادی دلانے کے لئے اپنا مال خرچ کیا اور تمہیں غلامی کی ذلت و وحشت سے نکال کر حریت و آزادی کی عزت میں پہنچا دیا، ملکیت کی اسیری سے تمہیں آزاد کیا اور تمہیں غلامی کی زنجیر سے نجات دلائی، تمہارے لیے عدل کی زبان کھولی اور ساری دینا کو تمہارے لیے مباح کر دیا اور تمہیں، تمہارے نفس کا مالک بنا دیا اور تمہیں زندان سے رہا کرایا اور تمہیں تمہارے پروردگار کی عبادت کے لیے آسودہ خاطر کیا، خود مالی خرچ برداشت کیا جان لو کہ وہ تمہاری حیات و ممات میں تمہارے سارے عزیزوں سے زیادہ تم سے قریب ہے پس وہ راہ خدا میں سب سے زیادہ تمہاری مدد و کمک کا مستحق ہے جب تک اسے ضرورت ہے اسے اپنے اوپر مقدم کرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۷. آزاد شدہ کا حق

و غلام تم نے آزاد کر دیا اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا نے تمہیں اس کا حمایت کرنے والا، پشت پناہ اور مدد گار بنایا ہے اور اسے تمہارے اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے۔ سزاوار ہے کہ وہ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے اور اس کا یہ ثواب آخرت میں تمہیں نصیب ہو اور دینا میں بھی اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو تمہی اس کے وارث ہو کیونکہ تم نے اس پر پیسہ خرچ کیا ہے اور اس کو آزاد کیا ہے اور اس کے حق کو قائم کیا ہے اگر تم ان چیزوں کا خیال نہیں رکھو گے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی میراث تمہارے لئے پاک نہیں ہوگی۔ ولا قوۃ الا باللہ

۲۸. احسان کرنے والے کا حق

جس نے تم پر احسان کیا ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرو اور اس کا ذکر خیر کرو اور اس کی اچھی باتوں کو پھیلاؤ اور اس کے لئے خلوص کے ساتھ خدا سے دعا کرو کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے کھلم کھلا اور خفیہ طور پر اس کا شکریہ ادا کیا پھر اگر تمہاری استطاعت میں ہو تو اس کا بدلہ دو ورنہ اس کے انتظار میں رہو اور اس کام کے لیے خود کو تیار رکھو۔

۲۹. مؤذن کا حق

لیکن مؤذن کا حق تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمھیں تمہار پرورد گار کو یاد دلانے والا ہے اور تمھیں تمہارے حصہ کی طرف بلانے والا ہے اور جو فریضہ خدا نے تم پر واجب کیا ہے اس میں وہ تمہارا بہترین مدد گار ہے تمھیں اس کی قدر اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح تم اپنے محسن کی قدر کرتے ہو اگر تم اپنے گھر میں اس سے بدگمان ہو تو اس کے اس کام میں بدگمانی نہ کرو جو کہ وہ خدا کے لیے کر رہا ہے اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لیے ایک نعمت ہے پس اللہ کی نعمت کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ہر حال میں اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۰. امام جماعت کا حق

لیکن پیش نماز کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہارے اور خدا کے درمیان رابطہ کی اور تمہیں تمہارے پروردگار کی طرف لے جانے کی ذمہ داری قبول کی ہے اس موقعہ پر وہ تمہاری ترجمانی کرتا ہے اس کی طرف سے تم کچھ بھی نہیں کہتے ہو، وہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے تم اس کے لیے دعا نہیں کرتے ہو تمہارے لئے طلب کرتا ہے، تم اس کے لیے طلب نہیں کرتے اس نے خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہونے اور تمہارے لئے اس سے سوال کرنے کو اپنے ذمہ لیا ہے جبکہ تم نے اس کی طرف سے کوئی چیز اپنے ذمہ نہیں لی ہے۔ اگر اس کام میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا خمیازہ اسی کو بھگتنا پڑے گا نہ کہ تم کو اگر وہ گناہ کریگا تو اس کے گناہ میں تم اس کے شریک نہیں ہو اور اسے تم پر برتری نہیں ہے۔ وہ تمہاری سپر بن گیا ہے اور اپنی نماز کو اس نے تمہاری نماز کی سپر بنا دیا ہے۔ لہذا اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱. ہمنشین کا حق

ہمنشین کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرو اور اسے خوش آمدید کہو۔ اور اس سے گفتگو کے دوران انصاف سے کام لو اس سے یک بیک توجہ نہ ہٹاؤ اور اس سے گفتگو میں تمہارا مقصد اسے سمجھانا ہو، اگر اس ہمنشینی میں تم نے پہل کی ہے اور اس کے ہمنشین بنے ہو تو تمہیں اختیار ہے کہ جس وقت چاہو اٹھو لیکن اگر اس نے تم سے ہمنشینی کا آغاز کیا ہے تو اختیار اس کو ہے مگر یہ کہ تم اس سے اجازت حاصل کرو۔

۳۲. ہمسایہ کا حق

ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرو اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام کرو اور ہر حال میں اسکی مدد و معاونت کرو اس کے راز کی ٹوہ میں نہ رہو اور اس کی کمزوریوں کی تلاش میں نہ رہو پھر اگر نہ چاہتے ہوئے بھی آسانی سے تمہیں اس کی کمزوری معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے محکم و مضبوط

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قلعہ اور ایسا ضخیم و دبیز پردہ بن جاؤ کہ اگر اسے نیزوں سے بھی تلاش کیا جائے تو بھی اس کا سراغ نہ ملے کیونکہ وہ پیچیدہ اور مستور ہے۔ اور اس کے خلاف باتوں پر کان نہ دھرو کہ اس کو خبر تک نہ ہو اور اسے سختیوں اور مشکلات میں چھوڑ کر الگ نہ ہو جاؤ اور جب اس کے پاس کوئی نعمت دیکھو تو اس پر حسد نہ کرو۔ اس کی لغزشوں سے درگزر اور اس کے گناہوں سے چشم پوشی کرو اور اگر وہ تمہارے بارے میں جہالت کر بیٹھے تو تم اسے برداشت کرو اور اس کے ساتھ مسالمت و صلح آمیز برتاؤ کرو، اس پر سب و شتم نہ کرو اور اگر کسی ناصح نے اسے دھوکا دیا ہے تو تم اس کا سدباب کرو اس کے ساتھ شریف کی طرح بسر کرو۔

۳۴۔ ساتھی کا حق

لیکن تمہارے رفیق اور ساتھی کا حق یہ ہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے اس کے ساتھ بخشش و فضل کرتے رہو اور اگر یہ نہ کر سکو تو کم از کم اس کے ساتھ انصاف سے کام لو اور جسطرح وہ تمہارا احترام و

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اکرام کرتا ہے اسی طرح تم بھی اس کا احترام واکرام کرو، جس طرح وہ تمہاری حفاظت کی کوشش کرتا ہے اسی طرح تم بھی اس کی حفاظت کی کوشش کرو کسی بھی اچھے کام میں اسے تم سے آگے نہیں جانا چاہئے اور اگر وہ تمہارے اوپر سبقت لے گیا تو تم اسکی تلافی کرو اور اسے اتنی محبت دینے میں دریغ نہ کرو کہ جتنی کا وہ مستحق ہے، تم اپنے اوپر یہ لازم کرلو کہ اس کا خیر خواہ محافظ اور اپنے رب کی طاعت میں اس کے مددگار رہو گے اور اس سلسلہ میں اس کی مدد کروگے کہ وہ اپنے پروردگار کی معصیت کا ارادہ بھی نہیں کروگے پھر تمہیں اس کے لیے محبت کا سرمایہ ہونا چاہیئے نہ کہ عذاب کا۔

۳۴.شریک کا حق

شریک کا حق یہ ہے کہ اگر وہ موجود نہ ہو تو تم اس کے امور کو انجام دو اور اگر موجود ہو تو اسے اپنے برابر قرار دو اور اس سے مشورہ کے بغیر کوئی ارادہ و منصوبہ نہ بناؤ اور اس کے لیے اس کے مال کی حفاظت کرو اور اس کے ساتھ کم و زیادہ خیانت نہ کرو کیونکہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دو شریکوں کے اوپر اس وقت تک خدا کا ہاتھ ہے جب تک انہوں نے خیانت نہیں کی ہے۔

۳۵.مال کا حق

مال کا حق یہ ہے کہ اسے حلال طریقہ ہی سے حاصل کرو اور حلال راہ میں ہی خرچ کرو اور بیجا خرچ نہ کرو، صحیح راستہ سے منتقل کرو اور جو مال تمہارے پاس ہے وہ خدا کا مال ہے اسے راہِ خدا میں خرچ کرو اور اس چیز میں صَرف کرو جو خدا تک رسائی کا سبب ہو اور جو تمہارا شکر گزار نہیں ہے اسے اپنے اوپر مقدم نہ کرو، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں طاعت ترک نہ کرو کہ وہ دوسروں کے لئے تمہاری میراث بن جاطے اور تم وارث کے معاون قرار پاؤ اور وہ اس کو تم سے بہتر راستہ میں اور طاعت خدا میں خرچ کرے، اسے اس کا فائدہ ہو اور گناہ و افسوس تمہارے حصہ میں آئے، اور خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۶. قرض خواہ کا حق

تمہارے قرض خواہ کا حق یہ ہے کہ اگر تمہاری استطاعت میں ہے تو اس کا قرض ادا کر دو اور اس کا کام چلا دو اور اسے بے نیاز کر دو، ٹال مٹول کر کے اسے پریشان نہ کرو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: ثروتمند کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور اگر تم تنگ دست ہو تو اس سے نرم لہجہ میں بات کرو، مہلت طلب کرو اور سلیقہ سے واپس کر دو کہ تم نے اس کا مال لے رکھا ہے اس سے بدسلوکی نہ کرو کیونکہ یہ پست اور گری ہوئی بات ہے، خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

۳۷. معاشر کا حق

تمہارے اوپر معاشرے کا حق یہ ہے کہ اسے فریب نہ دو، اس سے دغا نہ کرو، اس سے جھوٹ نہ بولو، اس کو غافل نہ کرو اور اس کے ساتھ دشمن جیسا سلوک نہ کرو کہ جو مدّ مقابل کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کرتا ہے اگر وہ تم پر اعتماد کرتا ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کے لیے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کوشش کرو اور یہ بات تم جانتے ہو کہ اعتماد کرنے والے کو دھوکا دینا سود کی مانند ہے اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

۳۸.مدعی کا حق

جس شخص نے تم پر دعوی کیا ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو اس کی دلیل کو باطل نہ قرار دو اور اس کے دعوے پر خط تنسیخ نہ کھینچو بلکہ اس موقع رتم اپنے مخالف بن جاؤ اور اس کے حق میں اپنے خلاف فیصلہ کرو اور گواہوں کی گواہی کے بغیر اس کے حق کے گواہ بن جاؤ کیونکہ یہ تمہارے اوپر خدا کا حق ہے اور اگر اس نے تمہارا اوپر جھوٹا دعوی کیا ہے تو اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، اس کو ڈراؤ، اسے اس کے دین کی قسم دو اور خدا کو یاد دلا کر اس کی شدت و تندی کو گھٹاؤ، اس کے ساتھ سخت کلاس یے پیش نہ آؤ کیونکہ یہ کام دشمن کے ظلم کو تم سے نہیں ہٹا سکتا، بلکہ اس سے تم گناہ کے مرتکب ہوگے اور اس کے باعث دشمن کی تلوار تمہارے لئے اور زیادہ تیز ہو جائے گی کیونکہ بری بات شر انگیز ہوتی ہے جبکہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نیک اور اچھی بات برائی کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ اور خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

.۳۹ مدعی علیہ کا حق

لیکن جس پر تم نے دعوی کیا ہے اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ اگر تم اس دعوے میں حق بجانب ہو تو اس سے حق لینے کے لیے تحمل اور صبر سے کام لو کیونکہ مدعا علیہ کیلیے دعوی شدید جھٹکا ہے اسے آرام کے ساتھ اپنی دلیل سمجھاؤ اسے مہلت دو اور واضح و روشن بیان کے ذریعہ اس سے پوری مہربان کے ساتھ پیش آؤ اور اس کے ساتھ قیل و قال سے جو جھگڑا ہو جاتا ہے اس کے سبب اپنی دلیل سے دست کشی اختیار نہ کرو کہ تمہارے ہاتھ سے دلیل نکل جائے اور پھر تم اس کی تلافی نہ کر سکو۔ خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

.۴۰ مشورہ لینے والے کا حق

جو تم سے مشورہ لیتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کے کام کے بارے میں تمہارے پاس کوئی رائے ہے تو اس کی نصیحت و خیر خواہی کے لیے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کوشش کرو اور تم جو کچھ جانتے ہو وہ اسے سمجھاؤ اور اس سے یہ کہو کہ اگر تم اس کی جگہ ہوتے تو اس پر عمل کرتے یہ اس لیے ہے تاکہ تمہاری طرف سے اس پر مہربانی ہو کیونکہ نرمی و مہربانی وحشت کو ختم کر دیتی ہے سختی وحشت پیدا کرتی ہے اور اگر تم اسے کوئی مشورہ نہیں دے سکتے لیکن تمہاری نظر میں کوئی ایسا آدمی ہو جس پر تمہیں اعتماد ہے اور اس سے مشورہ لینے کو پسند کرتے ہو تو اس کی طرف اس کی راہنمائی کر دو اور اسے اس کا پتا بتا دو اس کے بارے میں کوئی کوتاہی نہ کرو اور اس کو نصیحت کرنے میں دریغ نہ کرو، خدا کی پناہ کے علاوہ کوئی پناہ نہیں اور اس کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

۴۱. مشاور کا حق

لیکن جو تمہارا مشیر ہے اور تمہیں مشورہ دیتا ہے اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ اگر اس کی رائے تمہارے موافق نہ ہو تو تم اسے متہم نہ کرو، کیونکہ نظریات اور رایوں کے لحاظ سے لوگ مختلف ہوتے ہیں پھر اگر اس کی رائے میں تمہیں کوئی خرابی نظر آئے تو تمہیں اختیار

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے لیکن اسے متہم کرنا جائز نہیں ہے۔ خصوصاً جب تمہارے نزدیک اس میں مشورت کے شرائط پائے جاتے ہوں۔ اور اگر وہ تمہیں نیک مشورہ دے تو اس کے شکریہ اور خدا کی حمد و ثناء کو فراموش نہ کرو اور اس انتظار میں رہو کہ اگر وہ کبھی تم سے مشورہ کرے تو تم اسے اسکی جزاء ایسی ہی دو۔ خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں۔

۴۲. نصیحت طلب کرنے والے کا حق

جو تم سے نصیحت چاہتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اسے اتنی نصیحت کرو جتنا اس کا استحقاق ہے اور جتنی کو وہ برداشت کر سکتا ہے اور اس انداز میں نصیحت کرو کہ اس کے کان کو بھلی لگے، اس سے اس کی عقل کے مطابق بات کرو کیونکہ ہر عقل کے لیے ایک مخصوص انداز سخن ہوتا ہے وہ اسی کو سمجھتی ہے اور تمہارا انداز و چلن نرم ہونا چاہیئے۔

۴۳. نصیحت کرنے والے کا حق

نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے کہ اس سے نرمی و خاکساری کے ساتھ پیش آؤ قلبی طور پر اس کی طرف جھک جاؤ اور اس کی طرف

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کان لگاؤ تا کہ اس کی بات کو سمجھ جاؤ، پھر اس کی نصیحت کے بارے میں غور کرو اگر اس کی بات صحیح ہے تو اس پر خدا کا شکر داد کرو اور اس کو قبول کرلو اور اس کی نصیحت کی قدر کرو اور اگر اس کی بات صحیح نہیں ہے تو اس پر مہربان رہو اور اس کو متہم نہ کرو، تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہاری خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے ہاں اس سے غلطیہ ہوطِ ہے، اگر وہ تمہارے نہزدیک تہمت کا مستحق ہو تو پھر کسی بھی حال میں اس کی بات پر اعتماد نہ کرو خدا کی عنایت و قدرت کے علاوہ کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے۔

۴۴. بزرگ کا حق

بزرگ کا حق یہ ہے کہ ان کی عمر کی وجہ سے ان کا احترام کرو اور اسلام کی وجہ سے اسے کا احترام کرو کیونکہ اسلام لانے میں تم سے سبقت لینے کی وجہ سے کوئی فضیلت ملی ہو۔ اگر وہ تم سے اختلاف کریں تو ان کا مقابلہ نہ کرو۔ اور اگر ساتھ چلنے کا موقع ملے تو ان پر سبقت نہ لو اور ان سے آگے نہ چلو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اگر وہ کسی بات سے ناواقف ہوں تو ان کی نادانی کو ان کے سامنے بیان نہ کرو اور اگر انہوں نے تمہیں نادان کہہ دیا تو برداشت کرو۔ کیونکہ اسلام کے ساتھ ساتھ عمر میں بھی تم سے بڑا ہے کیونکہ عمر کی قدر قیمت اسلام کی وجہ سے ہے۔

۴۵. چھوٹے کا حق

چھوٹوں کا بزرگوں پر حق یہ ہے کہ وہ ان پر مہربانی کریں اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے کوشش کریں۔ ان کی غلطیوں کو نظر انداز کریں، ان کی خطاؤں پر پردہ ڈالیں، ان سے رواداری برتیں اور مشکلات میں ان کی مدد کریں۔ اگر جوانی کی وجہ سے ان سے کوئی نادانی ہو جائے تو اس کو پوشیدہ رکھیں کیونکہ یہ عمل ان کے توبہ کرنے کا سبب بنے گا۔ ان سے تکرار نہ کریں کیونکہ یہ ان کی ترقی میں رکاوٹ بنے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۶. سائل کا حق

سائل کا حق یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس صدقہ تیار ہے تو اسے دیدو اور اس کی ضرورت کو پورا کردو اور اس کی ناداری کے برطرف ہونے کی دعا کرو اور اس کی طلب میں اس کی مدد کرو اور اگر تمہیں اس کی صدق بیانی میں شک ہو اور اس سلسلہ میں اس پر پہلے تہمت لگائی جاچکی ہو اور تمہیں اس کا یقین نہ ہو تو اس تہمت کی پروانہ کرو ہو سکتا ہے تمہیں تمہارے حصہ سے محروم کرنا چاہتا ہو اور وہ تمہارے اور تمہارے رب کے تقرّب میں حائل ہونا چاہتا ہو۔ لہذا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اور اسے شائستہ جواب دو اور اس صورت میں بھی اگر اسے کچھ دیدو تو یہ بہت اچھا ہے۔

۴۷. مسئول کا حق

جس سے سوال کیا جاتا ہے، جس سے طلب کیا جاتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس نے کچھ دیا ہے تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کرلو اور اسکی قدر کرو اور اگر وہ کچھ نہ دے سکے تو اسے معاف کردے اور اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے بارے میں حسن ظن رکھے اور یہ جان لو کہ اگر منع کیا ہے تو اپنے ہی ضرر میں منع کیا ہے اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں ہے خواہ وہ ظالم ہی ہو کیونکہ انسان ظالم ہے اور حق کو چھپانے والا ہے۔

۴۸. خوش کرنے والے کا حق

جس شخص کے ذریعہ خدا نے تمہیں خوش و مسرور کیا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کا ارادہ تمہیں خوش کرنا تھا تو پہلے اس کا شکریہ ادا کرو اور پھر اسے اتنی جزاء دو کہ جتنا اس نے تمہیں خوش کیا ہے اور ہمیشہ اس کے احسان کا بدلہ چکانے کی فکر میں رہو اور اگر اس کا ارادہ تمہیں خوش کرنا نہیں تھا تو خدا کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو اور یہ جان لو کہ یہ خوشی اسی کی طرف سے ہے اور چونکہ وہ تمہارے لئے خدا کی نعمتوں کا سبب بنا ہے اس لئے اس سے محبت کرو اور اس کے لیے خیر خواہ رہو۔ کیونکہ نعمتوں کے اسباب بھی نعمت ہیں چاہے کہیں ابھی ہوں اور وہ اس کا قصد بھی نہ رکھتا ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۹. تمہارے ساتھ برائی کرنے والے کا حق

لیکن اس کا حق کہ جس نے قول و فعل سے تمہارے ساتھ برائی کی ہے اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اس سے درگزر کرو تاکہ کدورت کی جڑ کٹ جائے اور خلقِ خدا میں سے اس جیسے بہت سے لوگوں کے ساتھ شائستہ طریقہ سے پیش آؤ کیونکہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: جس نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لے لیا تو اس پر کوئی الزام نہیں ہے۔۔۔۔ نیز ارشاد ہے: یہ کام صحیح ہے پھر فرمایا: اگر سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں دی گئی تھی لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ صابروں کے لیے بہتر ہے یہ تو عمدی صورت میں ہے۔ لیکن اگر جان بوجھ کر بدی کی ہو تم تم جان بوجھ کر اس پر ظلم نہ کرو اگر تم جان بوجھ کر اس کے ساتھ بدی کرو گے تو خطاکار قرار پاؤ گے۔ جہاں تک ہوسکے اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور اس کے ساتھ محبت آمیز سلوک کرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۰. ہم مذہب کا حق

عام طور سے تمہارے ہم مذہب کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تہہ دل سے ان کی خیریت و سلامتی طلب کرو اور ان کے لئے رحم و مہربانی کے پر پھیلاؤ اور ان کی خاطر تواضع کرو ان سے انس والفت پیدا کرو، ان کی اصلاح کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو کہ جس نے اپنے، ان کے اور تمہارے اوپر احسان کیا ہے کیونکہ اس کا اپنے اوپر احسان کرنا ایسا ہی ہے جیسا تمہارے اوپر احسان کیا ہو اس لئے کہ تمہیں اذیت و تکلیف نہیں دی ہے اور اپنے خرچ سے تمھیں بے نیاز رکھا ہے اور اپنے کو تم سے باز رکھا ہے پس تم ان سب کے لیے دعا کرو اور اپنی نصرت سے ان سب کی مدد کرو اور ان میں سے ہر ایک کیلئے ایک مخصوص مقام و مرتبہ قرار دو۔ ان کے بزرگ کو اپنے والد کی جگہ سمجھو اور ان کے بچوں کو اپنی اولاد کے برابر سمجھو اور درمیانی عمر والے کو اپنا بھائی قرار دو جو بھی تمہارے پاس آئے، لطف و مہربانی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے اس کی دل جوئی کرو اور اپنے بھائی کو بھائی کے حق سے مالا مال کردو۔

۱۵۱. اہل کتاب کا حق

لیکن اہل ذمہ یعنی اسلام کی پناہ میں رہنے والوں کا حق یہ ہے کہ ان کی اس چیز کو قبول کرلو جس کو خدا نے قبول کیا ہے اور اس عہد و ذمہ داری کو پورا کرو جو خدا نے ان کے لیے مقرر کی ہے اور اگر وہ مجبور ہوں یا اسے چاہیں تو وہ انہیں دو اور وان سے معاملہ میں خدا کے حکم پر عمل کرو اور چونکہ وہ اسلامی کی پناہ میں ہیں لہذا خداااور رسول اللہؐ کے عہد و پیمان کو وفا کرنے کے لیے ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچتی ہے کہ فرمایا: جس نے اس شخص پر ظلم کیا جس سے معاملہ کیا ہے میں اس کا دشمن و مخالف ہوں، اللہ سے ڈر خدا کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

یہ اکیاون حق ہیں جو تمہارے پورے وجود کو ڈھانکے ہوئے ہیں اور زندگی کے کسی موڑ پر بھی تم ان کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان کی رعایت کرنے اور ان کو ادا کرنے کی کوشش کرنا تمہارے اوپر واجب ہے اور خدا سے مدد طلب کرو تا کہ وہ تمہیں ان حقوق کو ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے۔لہذا ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

The Treatise On Rights

(Risalat al-Huquq)

In the Name of Allah,

the All-merciful, the All-compassionate

Know - God have mercy upon you - that God has rights against you and that these encompass you in every movement through which you move, every rest through which you rest, every way-station in which you reside, every limb which you employ, and every instrument which you put to work. Some of these rights are greater and some less.

Hazrat Imam Zayn al-'Abidin's(A.S) `Treatise on Rights' is the only work attributed to him other than

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

supplications or relatively short sayings and letters. The `Treatise on Rights' elaborates on a well-known saying of the Prophet, which has been transmitted in a rather large number of versions, because he repeated it in many different contexts.

The greatest of God's rights against you is the right which He has made incumbent upon you for Himself and which is the root of all rights, then those which He has made incumbent upon you in yourself, from your crown to your foot, in keeping with the diversity of your organs.

He has given your tongue a right against you, your hearing a right against you, your sight aright against you, your hand a right against you, your leg a right against you, your stomach a right against you, and

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

your private part a right against you. These are the seven organs through which acts (af'al) take place.

Then He gave your acts rights against you: He gave your ritual prayer a right against you, your fasting a right against you, your charity a right against you, your offering a right against you, and your acts a right against you.

Then these rights extend out from you to others who have rights against you. The most incumbent of them against you are the rights toward your leaders (a'imma), then the rights toward your subjects (ra'iyya), then the rights toward your womb [relatives] (rahim).

From these rights branch out other rights. The rights of your leaders are three:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

The most incumbent upon you is the right of him who trains you through authority, then of him who trains you through knowledge, then of him who trains you through property.

The rights of your subjects are three: The most incumbent upon you is the right of thosewho are your subjects through authority, then the right of those who are your subjects through knowledge – for the man of ignorance is the subject of the man of knowledge – then the right of those who are your subjects through property, such as wives and what is owned by the right hand.

The rights of your womb relatives are many; they are connected to you in the measure of the connection of the womb relationship. The most incumbent upon you is the right of your mother, then the right of

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

your father, then the right of your child, then the right of your brother, then the next nearest, then the next nearest - the most worthy, then the next most worthy. Then there is the right of your master who favours you [by freeing you from slavery], then the right of the slave whose favours reach you [by the fact that you free him], then the right of him who does a kindly act toward you, then the right of the mu'adhdhin who calls you to the ritual prayer, then the right of the imam who leads the prayer, then the right of your sitting companion, then the right of your neighbour, then the right of your companion, then the right of your partner, then the right of your property, then the right of him who has a debt he must pay back to you, then the right of him to whom you owe a debt.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Then the right of your associate, then the right of your adversary who has a claim against you, then the right of your adversary against whom you have a claim, then the right of him who asks you for advice, then the right of him whom you ask for advice, then the right of him who asks your counsel, then the right of him who counsels you, then the right of him who is older than you, then the right of him who is younger than you.

Then the right of him who asks from you, then the right of him from whom you ask, then the right of him who does something evil to you through word or deed, or him who makes you happy through word or deed, intentionally or unintentionally, then the right of the people of your creed, then the right of the people under your protection, then all rights in the

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

measure of the causes of the states and the occurrence of events.

Therefore happy is he whom God aids in the rights which He has made incumbent upon him and whom He gives success therein and points in the proper direction!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

The Rights of Allah against oneself

۱) The Greatest Right of Allah

The greatest right of God against you is that you worship Him without associating anything with Him. When you do that with sincerity (ikhlas), He has made it binding upon Himself to give you sufficiency in the affair of this world and the next.

۲) The Right of your self

The right of your self (nafs) against you is that you employ it in obeying God; then you deliver to your tongue its right, to your hearing its right, to your sight its right, to your hand its right, to your leg its right, to your stomach its right, to your private part its right, and you seek help from God in all that.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳) The Right of the Tongue

The right of the tongue is that you consider it too noble for obscenity, accustom it to good, refrain from any meddling in which there is nothing to be gained, express kindness to the people, and speak well concerning them.

۴) The Right of the Hearing

The right of hearing is to keep it pure from listening to backbiting (ghiba) and listening to that to which it is unlawful to listen.

۵) The Right of the Sight

The right of sight is that you lower it before everything which is unlawful to you and that you take heed whenever you look at anything. ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦) The Right of the Hand

The right of your hand is that you stretch it not toward that which is unlawful to you.

٧) The Right of the Legs

The right of your two legs is that you walk not with them toward that which is unlawful to you. You have no escape from standing upon the narrow bridge (al-sirat [over hell]), so you should see to it that your legs do not slip and cause you to fall into the Fire.

٨) The Right of the Stomach

The right of your stomach is that you make it not into a container for that which is unlawful to you and you eat no more than your fill (shib').

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹) The Right of the Private part

The right of your private part (farj) is that you protect it from fornication and guard it against being looked upon.

۱. Allusion to ۵۹:۲: Therefore take heed, you who have eyes! The Rights of Acts

۱۰) The Right of the Prayer

The right of your ritual prayer (salat) is that you know that it is an arrival before God and that through it you are standing before Him. When you know that, then you will stand in the station of him who is lowly, vile, beseeching, trembling, hopeful, fearful, and abased, and you will magnify Him who is before you through stillness and dignity. You will approach the prayer with your heart and you will perform it according to its bounds and its rights.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱) The Right of the Hajj

The right of the hajj is that you know it is an arrival before your Lord and a flight to Him from your sins; through it your repentance is accepted and you perform an obligation made incumbent upon you by God.

۱۲) The Right of the Fast

The right of fasting is that you know it is a veil which God has set up over your tongue, your hearing, your sight, your stomach, and your private part to protect you from the Fire. If you abandon the fast, you will have torn God's protective covering away from yourself.

۱۳) The Right of Charity

The right of charity (sadaqa) is that you know it is a storing away with your Lord and a deposit for which

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

you will have no need for witnesses. If you deposit it in secret, you will be more confident of it than if you deposit it in public.۱ You should know that it repels afflictions and illnesses from you in this world and it will repel the Fire from you in the next world.

۱۳) The Right of the Offering

The right of the offering (hady)۲ is that through it you desire God and you not desire His creation; through it you desire only the exposure of your soul to God's mercy and the deliverance of your spirit on the day you encounter Him..

۱. It is related in most of the sources concerning Zayn al-ʻAbidin that people considered him stingy during his lifetime. But at his death, provisions which used to be delivered at the doorsteps of many of the poor of Medina by a man with a covered face suddenly

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

stopped appearing, and people realized that he had been giving alms in secret. Cf. Madelung, ‘`Ali ebn al-Hosayn`, p. ۸۵۰. ۲. i.e. the animal sacrificed during the hajj.

۱۵) The Right of the Possessor of authority

The right of the possessor of authority (sultan) is that you know that God has made you a trial (fitna) for him. God is testing him through the authority He has given him over you. You should not expose yourself to his displeasure, for thereby you cast yourself by your own hands into destruction[۱] and become his partner in his sin when he brings evil down upon you. ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٢) The Right of One who Trains through Knowledge

The right of the one who trains you (sa'is) through knowledge is magnifying him, respecting his sessions, listening well to him, and attending to him with devotion. You should not raise your voice toward him. You should never answer anyone who asks him about something, in order that he may be the one who answers. You should not speak to anyone in his session nor speak ill of anyone with him. If anyone ever speaks ill of him in your presence, you should defend him. You should conceal his faults and make manifest his virtues. You should not sit with him in enmity or show hostility toward him in friendship. If you do all of this, God's angels will give witness for you that you went straight to him and

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

learned his knowledge for God's sake, not for the sake of the people.

۱۷) The Right of One who trains through Property

The right of him who trains you through property is that you should obey him and not disobey him, unless obeying him would displease God, for there can be no obedience to a creature when it is disobedience to God.

۱. Allusion to ۲:۱۹۵: Cast not yourselves by your own hands into destruction.

۲. Imam Zayn al-`Abidin's attitude of respect toward the Umayyad rulers was clearly based upon this principle.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸) The Rights of Subjects through Authority

The right of your subjects through authority is that you should know that they have been made subjects through their weakness and your strength. Hence it is incumbent upon you to act with justice toward them and to be like a compassionate father toward them. You

should forgive them their ignorance and not hurry them to punishment and you should thank God for the power over them which He has given to you.

۱۹) The Rights of Subjects through Knowledge

The right of your subjects through knowledge is that you should know that God made you a caretaker over them only through the knowledge He has given you and His storehouses which He has opened up to you. If you do well in teaching the people, not treating

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

them roughly or annoying them, then God will increase His bounty toward you. But if you withhold your knowledge from people or treat them roughly when they seek knowledge from you, then it will be God's right to deprive you of knowledge and its splendour and to make you fall from your place in people's hearts.

۲۰) The Right of the Wife

The right of your wife (zawja) is that you know that God has made her a repose and a comfort for you; you should know that she is God's favour toward you, so you should honour her and treat her gently. Though her right toward you is more incumbent, you must treat her with compassion, since she is your prisoner (asir) whom you feed and clothe. If she is ignorant, you should pardon her.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۱) The Right of the Slave

The right of your slave (mamluk) is that you should know that he is the creature of your Lord, the son of your father and mother, and your flesh and blood. You own him, but you did- not make him; God made him. You did not create any one of his limbs, nor do you provide him with his sustenance; on the contrary, God gives you the sufficiency for that.

Then He subjugated him to you, entrusted him to you, and deposited him with you so that you may be safeguarded by the good you give to him. So act well toward him, just as God has acted well toward you. If you dislike him, replace him, but do not torment a creature of God. And there is no strength save in God.۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

١. At this period in Islamic history, slavery was still common because of wars at the frontiers (slaves were invariably captured in battle; cf. Supplication ٢٧, 'For the People of the Frontiers'). The sources indicate that the Imam often had slaves, most likely because people gave them to him as part of their alms (the family of the Prophet being entitled to these) and also because he used to purchase them in order to free them. It is said that he would never beat his slaves, but rather write down their misdeeds. Then, at the end of the month of Ramadan, he would call them together and list their misdeeds, asking them to pray to God to forgive him, just as he had forgiven them. Then he would free them with generous gifts. If he owned a slave at the beginning or middle of the year, he would free him

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

on the eve of the Feast of Fast-breaking and then buy another slave. (A'yan al-shi'a, IV, ۱۹۳-۴). Once the Imam called his slave twice, but he did not respond. When he answered the third time, he said: 'Did you not hear my voice?' The slave answered: 'Yes, I did.' The Imam asked: 'Then why did you not answer me?' He replied: 'Because I am safe from you.' The Imam said: 'Praise belongs to God, who made my slave safe from me!'
(A'yan al-shi'a, IV, ۲۰۰; Bihar, XLVI, ۵۶). Once a slave girl poured water for the Imam while he was making the ablution for prayer. Suddenly the pot dropped from her hand and struck him in the face, cutting him. He turned towards her and the slave girl said: 'God says: Those who restrain their rage.' He said: 'I have restrained my rage.' She said: 'And

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

pardon the people.' He said: 'God has pardoned you.' She said: 'And God loves the gooddoers' (۳:۱۳۴). He said: 'Go. You are a free woman.' (Bihar, XLVI, ۶۸; cf.۹۶).

۲۲) The Right of the Mother

The right of your mother is that you know that she carried you where no one carries anyone, she gave to you of the fruit of her heart that which no one gives to anyone, and she protected you with all her organs. She did not care if she went hungry as long as you ate, if she was thirsty as long as you drank, if she was naked as long as you were clothed, if she was in the sun as long as you were in the shade. She gave up sleep for your sake, she protected you from heat and cold, all in order that you might belong to her. You

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

will not be able to show her gratitude, unless through God's help and giving success.۱

۲۳) The Right of the Father

The right of your father is that you know that he is your root. Without him, you would not be. Whenever you see anything in yourself which pleases you, know that your father is the root of its blessing upon you. So praise God and thank Him in that measure. And there is no strength save in God.

۲۴) The Right of the Child

The right of your child is that you should know that he is from you and will be ascribed to you, through both his good and his evil, in the immediate affairs of this world. You are responsible for what has been entrusted to you, such as educating him in good conduct (husn al-adab), pointing him in the direction

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

of his Lord, and helping him to obey Him. So act toward him with the action of one who knows that he will be rewarded for good doing toward him and punished for evildoing.

۲۵) The Right of the Brother

The right of your brother is that you know that he is your hand, your might, and your strength. Take him not as a weapon with which to disobey God, nor as equipment with which to wrong God's creatures. Do not neglect to help him against his enemy or to give him good counsel. If he obeys God, well and good, but if not, you should honour God more than him. And there is no strength save in God.

۱. Cf. the well known hadith in which the Prophet replied to a Companion who asked him toward whom he should show familial devotion (birr): 'He

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

answered: "Your mother." He was asked: "Then to whom?" He replied: "Your mother." Once again he was asked: "Then to whom?" He replied: "Then to your father, then to the next nearest, then to the next nearest".' (Tirmidhi, Birr I; Abu Dawud, Adab ١٢٠; Ibn Maja, Adab I; Ahmad V, ٣ and ٥)

٢٦) The Right of the Master on his Slave

The right of your master (mawla) who has favoured you [by freeing you from slavery] is that you know that he has spent his property for you and brought you out of the abasement and estrangement of bondage to the exaltation and comfort of freedom. He has freed you from the captivity of possession and loosened the bonds of slavehood from you. He has brought you out of prison, given you ownership of yourself, and given you leisure to worship your

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Lord. You should know that he is the closest of God's creatures to you in your life and your death and that aiding him with your life and what he needs from you is incumbent upon you. And there is no strength save in God.

۲۷) The Right of the Freed Slave

The right of the slave (mawla) whom you have favoured [by freeing him] is that you know that God has made your freeing him a means of access to Him and a veil against the Fire. Your immediate reward is to inherit from him- if he does not have any maternal relativesas a compensation for the property you have spent for him, and your ultimate reward is the Garden.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۸) The Right of One who does a Kindly Act

The right of him who does a kindly act (dhu l-ma'ruf) toward you is that you thank him and mention his kindness; you reward him with beautiful words and you supplicate for him sincerely in that which is between you and God. If you do that, you have thanked him secretly and openly. Then, if you are able to repay him one day, you repay him.

۲۹) The Right of the Mu'adhdhin

The right of the mu'adhdhin is that you know that he is reminding you of your Lord, calling you to your good fortune, and helping you to accomplish what God has made obligatory upon you. So thank him for that just as you thank one who does good to you.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۰) The Right of the Imam in the Ritual Prayer

The right of your imam in your ritual prayer is that you know that he has taken on the role of mediator between you and your Lord. He speaks for you, but you do not speak for him;he supplicates for you, but you do not supplicate for him. He has spared you the terror of standing before God. If he performs the prayer imperfectly, that belongs to him and not to you; but if he performs it perfectly, you are his partner, and he has no excellence over you. So protect yourself through him, protect your prayer through his prayer, and thank him in that measure.

۳۱) The Right of the Sitting Companion

The right of your sitting companion (jalis) is that you treat him mildly, show fairness toward him while vying with him in discourse, and do not stand up from

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

sitting with him without his permission. But it is permissible for him who sits with you to leave without asking your permission. You should forget his slips and remember his good qualities, and you should tell nothing about him but good.

۳۲) The Right of the Neighbour

The right of your neighbour (jar) is that you guard him when he is absent, honour him when he is present, and aid him when he is wronged. You do not pursue anything of his that is shameful; if you know of any evil from him, you conceal it. If you know that he will accept your counsel, you counsel him in that which is between him and you. You do not forsake him in difficulty, you release him from his stumble, you forgive his sin, and you associate with him generously. And there is no strength save in God.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٣٣) The Right of the Companion

The right of the companion (sahib) is that you act as his companion with bounty and in fairness. You honour him as he honours you and you do not let him be the first to act with generosity. If he is the first, you repay him. You wish for him as he wishes for you and you restrain him from any act of disobedience he might attempt. Be a mercy for him, not a chastisement. And there is no strength save in God.

٣٤) The Right of the Partner

The right of the partner (sharik) is that if he should be absent, you suffice him in his affairs, and if he should be present, you show regard for him. You make no decision without his decision and you do nothing on the basis of your own opinion, but you exchange views with him. You guard his property for

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

him, and you do not betray him in that of his affair which is difficult or of little importance, for God's hand is above the hands of two partners as long as they do not betray each other. And there is no strength save in God.

۳۵) The Right of Property

The right of your property (mal) is that you take it only from what is lawful and you spend it only in what is proper. Through it you should not prefer above yourself those who will not praise you. You should act with it in obedience to your Lord and not be miserly with it, lest you fall back into regret and remorse while suffering the ill consequence. And there is no strength save in God.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٣٦) The Right of the Creditor

The right of him to whom you owe a debt (al-gharim alladhi yutalibuka) is that, if you have the means, you pay him back, and if you are in straitened circumstances, you satisfy him with good words and you send him away with gentleness.

٣٧) The Right of the Associate

The right of the associate (khalit) is that you neither mislead him, nor act dishonestly toward him, nor deceive him, and you fear God in his affair.

٣٨) The Right of the Adversary who has a claim against you The right of the adversary (khasm) who has a claim against you is that, if what he claims against you is true, you give witness to it against yourself. You do not wrong him and you give him his full due. If what he claims against you is false, you

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

act with kindness toward him and you show nothing in his affair other than kindness; you do not displease your Lord in his affair. And there is no strength save in God.١

٣٩) **The Right of the Adversary against** whom you have a claim The right of the adversary against whom you have a claim is that, if your claim against him is true, you maintain polite moderation in speaking to him and you do not deny his right. If your claim is false, you fear God, repent to Him, and abandon your claim.

٤٠) The Right of one who seeks advice

The right of him who asks you for advice (mustashir) is that, if you consider that he has a correct opinion, you advise him to follow it, and if you do not consider

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

it so, you direct him to someone who does consider it so.

۲۱) The Right of one whose Advice you seek The right of him whom you ask for advice (mushir) is that you do not make accusations against him for an opinion which does not conform to your own opinion. If it conforms to it, you praise God.

۲۲) The Right of one who asks your Counsel The right of him who asks your counsel (mustansih) is that you give him your counsel, but you conduct yourself toward him with compassion and kindness.

۲۳) The Right of the Counselor

The right of your counselor (nasih) is that you act gently toward him and give ear to him. If he presents you with the right course, you praise God, but if he does not agree with you, you show compassion

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

toward him and make no accusations against him; you consider him to have made a mistake, and you do not take him to task for that, unless he should be deserving of accusation. Then attach no more importance to his affair. And there is no strength save in God.

۲۲) The Right of the one Older than you

The right of him who is older than you (kabir) is that you show reverence toward him because of his age and you honour him because he entered Islam before you. You leave off confronting him in a dispute, you do not precede him in a path, you do not go ahead of him, and you do not consider him foolish. If he should act foolishly toward you, you put up with him and you honour him because of the right of Islam and the respect due to it.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۵) The Right of the one Younger than you

The right of him who is younger (saghir) is that you show compassion toward him through teaching him, pardoning him, covering his faults, kindness toward him, and helping him.

۲۶) The Right of the one who asks

The right of him who asks (sa'il) from you is that you give to him in the measure of his need.

۲۷) The Right of the one who is asked

The right of him from whom you ask is that you accept from him with gratitude and recognition of his bounty if he gives, and you accept his excuse if he withholds.

۲۸) The Right of one through whom God makes you happy-

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

The right of him through whom God makes you happy (surur) is that you first praise God, then you thank the person.

۴۹) The Right of one who does evil to you

The right of him who does evil to you is that you pardon him. But if you know that your pardon will harm him, you defend yourself. God says, Whosoever defends himself after he has been wronged - against them there is no way (۴۲:۴۱).

۵۰) The Right of the People of your Creed The right of the people of your creed (milla) is harbouring safety for them, compassiontoward them, kindness toward their evildoer, treating them with friendliness, seeking their well-being, thanking their good-doer, and keeping harm away from them. You should love for them what you love for yourself and

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

dislike for them what you dislike for yourself. Their old men stand in the place of your father, their youths in the place of your brothers, their old women in the place of your mother, and their young ones in the place of your children.

۵۱) The Right of People under the protection of Islam

The right of the people under the protection [of Islam] (dhimma) is that you accept from them what God has accepted from them and you do no wrong to them as long as they fulfil God's covenant.

۱. Zayn al-'Abidin's personal qualities of forbearance and pardon are often cited in th sources. Once a man cursed him to his face, but he ignored the man. Then the man shouted: 'I mean you'! The Imam replied: 'And from you I am turning away,' alluding to the Qur'anic verse: Bid to what is

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

honorable and turn away from the ignorant (۷:۱۹۹). If anyone reviled him, he would say: 'If I am as you say, I ask God to forgive me, and if I am not as you say, I ask God to forgive you'. (A'yan, pp.۱۹۲, ۱۹۳).

Presented by: https://jafrilibrary.com